صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سنیچر مورخہ 16 جون 2007ء بمطابق یکم جمادی الثانی 1423 ہجری سہ پہر چار بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ ہ

قَالَ اجۡعَلۡنِیۡ عَلٰی خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ ۚ اِنِّیۡ حَفِيۡظٌ عَلِيۡمٌ اَوۡفُوا الۡكَيۡلَ وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُخۡسِرِيۡنَ ۚ وَزِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِيۡمِ ۚ وَلَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ اَشۡيَآءَهُمۡ وَلَا تَعۡثَوۡا فِي الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِيۡنَ **(سورہ یوسف /سورہ الشعرآء ۱۸۲)**

(ترجمہ): اس نے کہا ملک کے تمام خزانے میرے حوالے کر دو، میں ان کا صحیح حفاظت کرنے والا اور ان کے حساب کتاب کا علم رکھتا ہوں۔ پیمانے ٹھیک بھرو اور کسی کو گھاٹہ نہ دو۔ صحیح ترازو سے تولو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ایٹم نمبر 2۔ جناب مولانا محمد عصمت اللہ صاحب وزیر مال کی طرف سے آج کیلئے رخصت کی درخواست موصول ہوئی ہے جو بغرض منظوری میں ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(تحریک منظور کی گئی)

مسند نشینوں کی نامزدگی

Mr. Speaker: Leave is granted. Item No. 3 'Panel of Chairmen'. In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of the North-West Frontier Province, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members in order of priority, to form a Panel of Chairmen for the current session:-

1. Dr. Zakirullah Khan, MPA;
2. Dr. Muhammad Salim, MPA;
3. Mr. Iftikhar Ahmad Khan Jhagra, MPA; and
4. Mr. Wajih-uz Zaman Khan, MPA..

Mr. Speaker: Item No. 5. The Honourable Minister for Finance to please present before the august House the Annual Budget for the year 2007-08.

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! نہ بجٹ تقریر کی ہمیں کوئی کاپی ملی ہے، نہ بجٹ کی تقریر ہمیں ملی ہے، کچھ بھی نہیں ملا ہے۔ د بجٹ تقریر کاپئ خو بہ څہ را کوئ کنہ جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! ایک پوائنٹ آف آرڈر پہ اگر آپ مجھے بولنے کی اجازت دیں تو مہربانی ہوگی۔ میرے پارلیمانی لیڈر صاحب کہہ رہے ہیں بہت Important پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: تو ان کو کیا پتہ ہے؟ تو ان کے اشارے پہ آپ پوائنٹ آف آرڈر کر رہی ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، اشارہ تو ظاہر ہے پارٹی کا اشارہ ہوتا ہے اور اس پہ پوائنٹ آف آرڈر، ہم سب ان کو Follow کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بڑی تیار ہو کہ آئی ہے یہ دیکھیے جی۔ جناب سپیکر صاحب! بات تو سب ہاؤس کی طرف سے ہے لیکن چونکہ میں ایک ممبر ہوں اور یہاں پر مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ میری کچھ خواتین بہنیں جو ہیں، ان کو فنڈز نہیں ملے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! چونکہ یہ ہاؤس ہے، روایات کا ہاؤس ہے۔ ہم وہ چیزیں یہاں پر Repeat نہیں کرنا چاہتے جو کہ قومی اسمبلی میں ہوئی ہیں۔ ہم اطمینان سے بجٹ کی تقریر بھی سنیں گے لیکن جو وعدے وعید یہاں پہ ہم سے کریں گے، اگر وہ پورے نہ ہوئے تو پھر ہم اس کے بعد کوئی بھی بات کر سکتے ہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ پہلے بھی ہمیں بجٹ سے کچھ نہیں ملا اور ابھی تک میری چار، پانچ، چھ بہنیں جو اس وقت ہاؤس میں موجود نہیں ہیں، ان کو بجٹ میں کوئی فنڈ نہیں ملا ہے لیکن اس کے بعد ہم بائیکاٹ کریں گے۔

محترمہ منیبہ شہزادہ منصور الملک: میں بھی اس کی بھرپور تائید کرتی ہوں۔

سالانہ بجٹ برائے سال 08-2007 کا پیش کیا جانا

جناب سپیکر: شاید 19 سے لے کر 3 جولائی تک آپ کے پاس بڑا وسیع میدان ہے۔ The Honourable Minister for Finance to please present before the House the Annual Budget for the year 2007-2008. Honourable Minister for Finance, NWFP, please.

جناب شاہ راز خان (وزیر خزانہ): اعوذ باللہ من شیطن اا لرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ قال جعلنی علی خزائین الارض انی حفیظ علیم۔

جناب سپیکر! سب تعریفیں اللہ تعالی کیلئے ہیں جس نے مجھے اس آج اس معزز ایوان کے ذریعے صوبہ سرحد کے غیور اور اسلام پسند عوام کے سامنے متحدہ مجلس عمل کی منتخب عوامی حکومت کا پانچواں بجٹ برائے مالی سال 08-2007 پیش کرنے کا شرف بخشا۔ میں رب کریم کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے وزیر اعلیٰ، محمد اکرم خان درانی اور صوبائی کابینہ کے تمام ارکان کو توفیق بخشی کہ وہ گزشتہ ساڑھے چار سال سے صوبہ سرحد کے عوام کی بلاامتیاز اور بے لوث خدمت کر رہے ہیں۔ میں سابق

وزیر خزانہ اور سینیئر وزیر، جناب سراج الحق صاحب کو بھی اس موقع پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے نہ صرف چار بجٹ پیش کرکے ایم ایم اے حکومت کی وژن کے مطابق صوبہ سرحد کو ترقی کی جانب گامزن کیا بلکہ صوبے کے حقوق کا مقدمہ بھی کامیابی سے لڑا۔

جناب سپیکر! موجودہ بجٹ کی تیاری سے قبل ہم نے ماہرین اقتصادیات سے مشاورت کے علاوہ سرحد چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹریز، چیمبر آف ایگریکلچر، زرعی انجمنوں، تاجروں، ماہرین تعلیم، میڈیا اور طلباء کے نمائندوں کے الگ الگ سیمینار منعقد کرکے قیمتی آراء حاصل کیں۔ امید ہے کہ ان طویل مشاورتوں کے نتیجے میں صوبہ سرحد میں ہم آہنگی اور ترقی کا نیا دور شروع ہوگا۔

جناب سپیکر! میں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ صوبہ سرحد کے باشعور اور غیور عوام نے اکتوبر 2002 کے عام انتخابات میں مجلس عمل پر جس اعتماد کا اظہار کیا تھا، اس کا لازمی تقاضا تھا کہ ہم اسلامی، فلاحی اور معاشی طور پر صوبہ سرحد کو مستحکم کریں۔ ہم نے گزشتہ عرصے میں اس بات کی بھرپور کوشش کی ہے کہ منتخب نمائندوں کے مشورے، تعاون اور اعتماد کے ساتھ اسلامی، فلاحی اور ترقی یافتہ معاشرے کے قیام کیلئے جدوجہد کریں۔ یہ محض اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل تھا کہ صوبہ سرحد کے عوام نے صوبہ سرحد میں اسلامی نظام کے نفاذ کی ہم پر جو ذمہ داری ڈالی تھی، اسی کے پیش نظر ہم نے صوبائی اسمبلی کے ذریعے متفقہ طور پر اسلامی معاشرے کے قیام کیلئے جون 2003 میں شریعہ ایکٹ منظور کروایا۔ شریعہ ایکٹ کی منظوری میں ہم نے اس بات کا اعادہ کیا کہ حاکمیت اللہ تبارک وتعالیٰ کی اور اقتدار واختیار بندوں کے پاس اللہ کی امانت ہے۔ ہم مسلمانوں کیلئے واجب ہے کہ ہم قرآن وسنت کے مطابق اپنی زندگیوں اور حکومتی امور کو اللہ کے تابع کردیں۔ نیز ایک ایسا اسلامی معاشرہ تشکیل دیں جس میں شہریوں کے جان ومال، عزت وآبرو کی حفاظت اور فوری انصاف کی فراہمی یقینی ہو۔

جناب سپیکر! ہمیں امید اور توقع تھی کہ حسبہ بل کی منظوری کے بعد ہم صوبہ سرحد میں عوام اور ان کے منتخب نمائندوں کے تعاون کے ذریعے معاشرے سے ناانصافی پر مبنی تمام غیر اسلامی امور ختم کردیتے مگر سرحد اسمبلی کے آئینی حقوق کو دو مرتبہ عدالت میں چیلنج کرکے اسلامی نظام کے قیام کا راستہ روکا گیا جو صوبہ سرحد کے عوام کیلئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ صوبائی مقننہ کو قانون سازی کے حق سے محروم کرنے کو صوبہ سرحد کے عوام کسی صورت تسلیم نہیں کریں گے۔ میں یہ بات

واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ نفاذ شریعت ہماری منزل مقصود ہے جس سے ہم کسی صورت دستبردار نہیں ہوں گے۔ ہمیں عوام نے شریعت کے نفاذ کیلئے ووٹ دیا تھا لیکن شریعت کے نفاذ کا راستہ روکا گیا۔ لہذا اب ہم شریعت کو نافذ کرنے کیلئے مکمل اقتدار کے حصول کیلئے پنجاب، سندھ اور بلوچستان کے عوام کو بھی اپنا ہمنوا بنائیں گے۔ وہ وقت اب بہت قریب آرہا ہے جب اللہ کی شریعت کو چیلنج کرنے والوں سے اقتدار شریعت نافذ کرنے والوں کے پاس جائے گا۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! یہ حقیقت ہے کہ ایم ایم اے کی حکومت نے صوبہ کے اقتصادی، سیاسی، سماجی اور ترقیاتی حالات کو صحیح رخ دینے کیلئے قرآن مجید کو صوبائی حکومت کی اقتصادی و سماجی ترقی کا مرکز و محور بنایا تو اللہ کی مدد بھی آپہنچی۔ صوبہ سرحد میں تیل اور گیس کے ذخائر نکل آئے، وسائل میں اضافہ ہوا اور صلاحیتوں میں بھی اضافہ ہوا کیونکہ اللہ کا وعدہ ہے کہ ولو ان اهل القرىٰ امنو وتقوا لفتحنا عليهم بركت من السماء والارض ط (ترجمہ) اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمانوں اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے۔

جناب سپیکر! متحدہ مجلس عمل کی حکومت نے اپنے پہلے بجٹ سے ہی عوام کی خوشحالی اور ترقی کیلئے ترجیحات کا تعین کیا تھا جس کے مطابق صوبہ سرحد کے آئینی اور جمہوری حقوق کیلئے سیاسی وابستگی سے بالاتر ہو کر جدوجہد، صوبہ سرحد کے وسائل میں اضافے کیلئے جدوجہد، تعلیم اور صحت کے شعبوں کو بہتر سہولتیں فراہم کرنا، سماجی بہبود کی ذمہ داریوں کو بہتر انداز میں نبھانے کا انتظام، غربت میں کمی کیلئے روزگار کے مواقع پیدا کرنا، امن وامان کی صورتحال کو مستحکم کرنا، ترقی نسواں کیلئے ٹھوس اقدامات اٹھانا اور غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی لانا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: شاہ راز خان! پریس والوں کو بجٹ کی کاپیاں پہنچا دیں۔

<u>وزیر خزانہ</u>: جناب سپیکر! صوبوں کو قومی خزانہ سے مالیاتی وسائل کی تقسیم کیلئے قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کیلئے صدر پاکستان نے یکم جنوری 2006 کو ایک حکمنامہ کے ذریعے 1996 کے قومی مالیاتی ایوارڈ میں ترمیم کی۔ اس صدارتی حکم کے مطابق قابل تقسیم پول سے صوبہ سرحد کو قومی مالیاتی وسائل سے اگلے

مالی سال میں 13.82 فیصد، GST کی مد میں 9.93 فیصد، Grant in aid سے 35 فیصد رقم ملے گی۔

جناب سپیکر! آئین پاکستان کی دفعہ (2) 161 کے تحت بجلی کا خالص منافع صوبہ سرحد کا حق ہے مگر ہمیں ہمارا حق آئین کے مطابق ادا نہیں کیا جا رہا۔ اقتدار میں آتے ہی ایم ایم اے کی صوبائی حکومت نے ارکان صوبائی اسمبلی اور دوسری سیاسی قوتوں کے تعاون سے پن بجلی کے خالص منافع کی حقیقی رقم کے تعین، اس میں اضافہ اور بقایاجات کی وصولی کیلئے بھرپور جدوجہد کی۔ وفاقی حکومت کو قائل کرنے کیلئے صوبہ سرحد کی تمام سیاسی جماعتوں کے منتخب اراکین، قومی وصوبائی اسمبلی اور سینیٹ پر مشتمل ایک جرگہ تشکیل دیا تاکہ وفاقی حکومت کو قائل کیا جاسکے کہ یہ مسئلہ ایم ایم اے کا نہیں بلکہ صوبے کے کرڑوں عوام کا ہے۔ صوبائی حکومت نے بجلی کے خالص منافع کے مسئلے کو چھٹے قومی مالیاتی کمیشن کے اجلاسوں میں ثالثی کے ذریعے حل کرانے کا مطالبہ کیا جس کے نتیجے میں وفاقی حکومت ایک ثالثی ٹریبونل تشکیل دینے پر راضی ہوئی، جس میں صوبہ سرحد اور واپڈا کے دو، دو ارکان کو شامل کیا گیا۔ سابق چیف جسٹس آف پاکستان، جناب جسٹس (ریٹائرڈ) میاں اجمل صاحب کو ثالثی ٹریبونل کا چیئرمین مقرر کیا گیا۔ ٹریبونل نے اکتوبر 2005 سے سماعت شروع کی جس کے بعد انہوں نے 9 اکتوبر 2006 کو دونوں فریقین اوران کے وکلاء کی موجودگی میں ثالثی ایوارڈ کا اعلان کیا جس کی رو سے واپڈا حکومت صوبہ سرحد کو 110 بلین روپے بجلی کے خالص منافع کی مد میں بقایاجات کی رقم ادا کرے گا۔ یہ ادائیگی پانچ اقساط میں ہوگی، جسکی پہلی قسط ایوارڈ کے اعلان کے تین ماہ کے اندر جبکہ بقایا اقساط ہر سال 31 دسمبر تک واجب الادا ہونگی۔

جناب سپیکر! صوبائی حکومت نے بجلی کے خالص منافع کے بقایاجات کی وصولی پر ایک خصوصی ترقیاتی پروگرام ترتیب دیا ہے جس کا ابتدائی حجم 79 بلین روپے ہوگا۔ اس پروگرام کے تحت 50 بلین روپے چوبیس اضلاع میں پسماندگی/غربت، آبادی اور ضرورت کی بنیاد پر تقسیم ہونگے۔ یہ فنڈز تعلیم، صحت، پینے کے صاف پانی اور سڑکوں کی مرمت پر خرچ کئے جائیں گے۔ خصوصی ترقیاتی پروگرام سے 25 بلین روپے فرسٹ لفٹ ایریگیشن سکیم کیلئے مختص کیے گئے ہیں جسکی ادائیگی پانچ اقساط میں ہوگی۔ پہلی قسط پانچ بلین روپے بقایاجات کی پہلی قسط کی رقم ملنے پر فی الفور ادا کی جائے گی جبکہ بقایا چار اقساط

میں بجلی کے خالص منافع کے بقایاجات کی ادائیگی سے کی جائے گی۔ چار بلین روپے تین نئے ہائیڈل پاؤر سٹیشن کیلئے مختص کیے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! ثالثی ٹریبونل ایوارڈ کے مطابق 9 جنوری 2007 تک واپڈا نے 24.7 بلین روپے کی پہلی قسط حکومت صوبہ سرحد کو ادا کرنے کی پابند تھی مگر وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد، محمد اکرم خان درانی صاحب کی وزیر اعظم پاکستان کو ثالثی ایوارڈ پر عملدر آمد کی درخواستوں کے باوجود واپڈا نے ادائیگی نہیں کی۔ اس کے برعکس واپڈا نے اسلام آباد کی سول عدالت میں ثالثی ایوارڈ کو چیلنج کر دیا۔ میں یہاں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ معاہدے کی رو سے دونوں فریقین ثالثی ٹریبونل کا فیصلہ تسلیم کرنے کے پابند ہوں گے اور اس کے فیصلے کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کریں گے جبکہ واپڈا اور حکومت صوبہ سرحد کے درمیان ثالثی کے معاہدے کے مطابق وفاقی حکومت ثالثی کے فیصلوں پر عملدر آمد کیلئے ضامن تھی مگر اس نے صوبہ سرحد کو غربت سے نجات اور مالی مسائل سے چھٹکارا دلانے کیلئے اپنا کردار ادا نہیں کیا جس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ وہ سیاسی بغض کی بنیاد پر صوبہ سرحد کے عوام کو ایم ایم اے کو ووٹ دینے کی سزا دے رہی ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے جدوجہد ترک کی ہے، نہ اپنے حقوق سے دستبرداری اختیار کی ہے بلکہ ہم نے سپریم کورٹ آف پاکستان میں آئین کے آرٹیکل (1) 184 کے تحت کیس دائر کر دیا ہے۔ میں دوسرے صوبوں کے عوام کی بھی تائید حاصل ہے اور انشاء اللہ ہم قانون کی عدالت میں بھی یہ مقدمہ جیت کر رہیں گے کیونکہ کوئی طاقت صوبہ سرحد کے عوام کو ان کے آئینی حقوق سے محروم نہیں کر سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ صوبہ سرحد کے عوام کی جانب سے آرٹیکل (3) 184 کے تحت بھی بنیادی حق کو منوانے کیلئے سپریم کورٹ میں ایک اور کیس بھی دائر کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ آئین پاکستان کے مطابق بجلی، گیس اور تیل جن صوبوں سے نکلتے ہیں، اس کا خالص منافع اور رائلٹی متعلقہ صوبے کو ملتا ہے تاہم جن اضلاع سے یہ وسائل پیدا ہوتے ہیں، وہ اس کا مناسب حصہ حاصل نہیں کر پاتے اسلئے ایم ایم اے حکومت نے یہ انقلابی فیصلہ کیا ہے کہ نئے مالی سال سے صوبہ سرحد کو وفاقی حکومت سے بجلی، گیس اور خام تیل سے حاصل ہونے والے خالص منافع اور رائلٹی کا پانچ فیصد حصہ ان اضلاع پر خرچ کیا جائے گا جہاں سے بجلی، گیس

اور تیل پیدا ہوتے ہیں۔اس فیصلہ سے ہم نے عدل وانصاف کی وہ مثال قائم کر دی ہے جسکی پاکستان کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی۔ ہمیں امید ہے کہ اس سے ضلع ہری پور، کرک، کوہاٹ، مالاکنڈاور دوسرے اضلاع معاشی طور پر مستحکم ہونگے۔

جناب سپیکر! متحدہ مجلس عمل کی حکومت نے بینک آف خیبر میں نومبر 2003 سے اسلامی بینکاری کاآغاز کروایا۔ قانونی تحفظ کے بعد اسلامی بینکاری روزافزوں ترقی کی منازل طے کر رہی ہے۔ پانچ برانچوں کو کامیابی سے اسلامی بینکاری میں تبدیل کرنے کے بعد سٹیٹ بینک آف پاکستان نے بینک آف خیبر کو آئندہ سال مزید آٹھ برانچوں کو اسلامی بینکاری میں تبدیل کرنے کی اجازت دی ہے جبکہ پانچ نئی اسلامی بینکاری برانچوں کو قائم کرنے کا لائسنس جاری کیا ہے۔ نئی اسلامی بینکاری برانچیں چارسدہ، مینگورہ، ایبٹ آباد، ٹانک، بٹ خیلہ، ہنگو، مانسہرہ، پشاور، کراچی، فیصل آباد، لاہور اور راولپنڈی میں قائم کی جارہی ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ بینک آف خیبر کی اسلامی بینکاری کے ذریعے صوبہ کی معیشت میں بہتری اور خوشحالی کاایک ایسادور شروع ہوگا جو سود سے پاک معاشرے کے قیام میں ممدو معاون ثابت ہوگا۔

جناب سپیکر! بینک آف خیبر نے سال رواں میں چھوٹے کاشتکاروں کیلئے اسلامی بینکاری میں 'وزیر اعلیٰ زرعی قرضہ سکیم' بھی شروع کر دی ہے۔ابتدائی مہینوں میں تین سو انتالیس کاشتکاروں نے استفادہ کیا۔امید ہے کہ اگلے مالی سال میں اس سکیم کا دائرہ وسیع کر دیا جائے گا۔اس کے علاوہ خیبر بینک نے 9300 سرکاری ملازمین کو کار لیزنگ، کنزیومر فنانس، ہاؤسنگ فنانس، تنخواہ قرضہ، موٹر سائیکل اور دوسری چھوٹی سکیموں کی مد میں ایک ارب روپے کے قرضے جاری کیے اور انشاء اللہ یہ سلسلہ آئندہ مالی سال میں بھی پورے آب وتاب سے جاری رہے گا۔ بینک کی نئی انتظامیہ نے مسائل کے حل کیلئے بہترین اقدامات کئے ہیں جس کے نتیجے میں بینک کی JCR Rating بہتر ہوئی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ بینک آف خیبر جلد ہی صف اول کے بینکوں کے ساتھ مقابلے کی پوزیشن میں آجائے گا۔اس مقصد کیلئے حکومت، بینک کی انتظامیہ کی بھرپور مدد ورہنمائی جاری رکھے گی۔

جناب سپیکر! صوبائی حکومت نے گزشتہ ساڑھے چار سالوں میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 75 فیصد تک اضافہ کیا ہے۔یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ایم ایم اے کی حکومت کے دوران

سرکاری ملازمین کو تیز رفتاری سے محکمانہ ترقیاں ملیں۔ گزشتہ ساڑھے چار سالوں میں گریڈ 5 تا 21 کے 3789 افسران کو محکمانہ ترقیاں دی گئیں جو کہ موجودہ حکومت کا ایک اہم اقدام ہے۔ اس کے علاوہ سرکاری ملازمین کے بچوں کو گزشتہ ساڑھے چار سالوں کے دوران 260.52 ملین روپے کے وظائف دیئے گئے ہیں۔ سرکاری ملازمین کو تجہیز و تدفین کیلئے 03-2002 سے 07-2006 تک 30.16 ملین روپے ادا کیے گئے۔ ریٹائرڈ سرکاری ملازمین اور ان کی بیواؤں کو کل 135 پلاٹس دیئے گئے جن کی مجموعی مالیت 16.91 ملین روپے ہے۔ بنوولینٹ فنڈ حج سکیم کے تحت پچھلے تین سالوں کے دوران 30 سرکاری ملازمین کو حج کرایا گیا جس پر کل 3.76 ملین روپے خرچ ہوئے۔ بلاسود قرضہ سکیم (جس میں سائیکل، موٹر سائیکل اور ہاؤس بلڈنگ ایڈوانس شامل ہے) پر پچھلے دو سالوں کے دوران 69.98 ملین روپے خرچ کیے گئے۔ میرج گرانٹ کیلئے پچھلے دو سالوں کے دوران 4.52 ملین روپے ادا کیے گئے۔ مہلک بیماریوں کے علاج کیلئے پچھلے تین سالوں کے دوران 17 ملین روپے خرچ کیے گئے۔

جناب سپیکر! صوبہ سرحد میں سیاحت اور سرمایہ کاری کے فروغ کیلئے حکومت نے بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد کیا جس کے بعد سرمایہ کاری کیلئے ماحول تیار کرنے کیلئے امن و امان پر سب سے زیادہ توجہ دی گئی۔ پولیس کی نفری میں اضافہ کیا گیا اور اسلحہ و آلات خریدے گئے۔ صوبے میں امن و امان کی صورتحال پچھلے کچھ عرصے سے ٹھیک نہیں ہے جس کیلئے ہم اور آپ مل کر دعا گو رہیں کہ ہمارے ملک اور صوبے کے حالات اچھے ہوں۔ میں سلام پیش کرتا ہوں صوبہ سرحد اور خاص طور پر پشاور کے غیور اور سمجھ دار عوام کو جنہوں نے چھوٹے سے چھوٹے واقعہ سے لے کر بڑے بڑے سانحات تک حکومت صوبہ سرحد کا ساتھ نہ چھوڑا۔ میں شہید سی۔ سی۔ پی۔ او پشاور، ملک محمد سعد اور محکمہ پولیس کے دوسرے شہداء کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں جنہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے امت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے والوں کی سازشوں کو ناکام بنایا۔

جناب سپیکر! صوبائی حکومت نے اخراجات میں نمایاں کمی کرنے کیلئے نہ صرف غیر ترقیاتی اخراجات کو کم کیا بلکہ واپڈا کی اوور بلنگ کو کنٹرول بھی کیا جس سے سالانہ ایک ارب روپے کی بچت ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت نے پانچ سالوں میں وفاقی حکومت کو 12.9 بلین روپے کا قرضہ قبل از

وقت واپس کیا ہے جس سے سالانہ 3 بلین روپے کی بچت ہو رہی ہے۔ ان تمام بچتوں کو صوبہ کے ترقیاتی کاموں پر خرچ کیا جارہا ہے۔ صوبائی حکومت کی مالیاتی پالیسی کو قومی اور عالمی ادارے بھی تحسین کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! 8 اکتوبر 2005 کو ہولناک زلزلے کے نتیجے میں صوبے کے پانچ اضلاع شانگلہ، بٹگرام، مانسہرہ، کوہستان اور ایبٹ آباد قیامت خیز زلزلہ کا سب سے زیادہ نشانہ بنے۔ سارے انفراسٹرکچر کی تباہی اور جاری ترقیاتی منصوبہ جات کے ختم ہونے کے بعد نہ صرف عوام بلکہ حکومت کیلئے بھی ایک دکھی قوم کو ایک مرتبہ پھر اٹھانا، ایک بہت بڑا چیلنج تھا۔ رواں مالی سال میں صوبائی حکومت نے PERRA کو متاثرہ اضلاع میں تعمیر نو اور بحالی کے اقدامات کرنے کی ذمہ داری تفویض کی ہے، جس نے صحت، تعلیم، آبنوشی، نکاسی آب، سڑکوں، پلوں، سرکاری عمارات، زراعت و جنگلات اور متاثرہ اضلاع کی تعمیر نو اور بحالی کی سرگرمیوں کو مربوط اور ہم آہنگ بنایا ہے جبکہ دیگر شعبوں کیلئے لائحہ عمل تیاریوں کے آخری مراحل میں ہے۔ علاوہ ازیں PERRA اور صوبائی ریلیف کمیشن نے متاثرین کیلئے گھروں کی تعمیر نو کے سلسلے میں 26 بلین روپے نقد امدادی رقوم کی تقسیم کے عمل کی نگرانی کی۔

جناب سپیکر! ایم ایم اے حکومت نے مالیاتی نظم و ضبط کو مزید بہتر بنانے کیلئے بجٹ کو تین حصوں یعنی فلاحی، انتظامی اور ترقیاتی بجٹ میں تقسیم کیا تھا جس کی ہر سطح پر تعریف کی گئی۔ لہذا آج ہم بڑے فخر کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ مالی سال 04-2003 کے مقابلے میں آئندہ مالی سال کے فلاحی، انتظامی اور ترقیاتی بجٹ میں 61 فیصد کا ریکارڈ اضافہ ہوا ہے جس میں فلاحی بجٹ میں 18 فیصد، ترقیاتی بجٹ میں 110 فیصد جبکہ امن وامان کو مزید بہتر بنانے کیلئے انتظامی بجٹ میں 82 فیصد کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! حکومت نے شعبہ تعلیم کو گزشتہ پانچ سالوں میں سب سے زیادہ توجہ کا مرکز بنایا۔ قیام پاکستان سے لے کر 2002 تک صوبہ سرحد میں کل 104 کالجز تھے مگر ایم ایم اے کی حکومت نے چار سال میں 80 نئے کالج قائم کیے۔ پچپن سال میں صوبے میں صرف چار یونیورسٹیاں بنائی گئیں جبکہ ہماری حکومت نے چار سال میں چار یونیورسٹیاں قائم کیں جن میں نصف خواتین کیلئے ہیں۔ ایم ایم اے حکومت نے طالبات کیلئے 200 روپے ماہانہ وظیفہ مقرر کیا۔ میٹرک تک تمام طلبہ

وطالبات کیلئے بلاامتیاز تعلیم مفت کی گئی۔ میٹرک تک تمام طلبہ وطالبات کو مفت درسی کتب فراہم کی گئیں جبکہ طالبات کی اعلیٰ تعلیم کو یقینی بنانے کیلئے عوام کے بھرپور مطالبہ پر صوبہ سرحد میں پہلی خواتین یونیورسٹی اور طب کی اعلیٰ تعلیم کیلئے خیبر میڈیکل یونیورسٹی قائم کی جنہوں نے کام کا آغاز بھی کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ طالبات کیلئے الگ میڈیکل کالج بھی قائم کیا گیا اور تعلیمی اداروں سے سیلف فنانس سکیم کا خاتمہ کیا گیا۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ مالی سال سے انشاءاللہ تمام طلبہ وطالبات کو انٹرمیڈیٹ تک درسی کتب مفت فراہم کی جائیں گی۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! ایم ایم اے کے ساڑھے چار سالہ دور اقتدار میں صحت کے شعبے میں انقلابی اقدامات کئے گئے۔ پیرامیڈیکل سٹاف کا سروس سٹرکچر بنایا گیا، ڈاکٹروں اور نرسوں کو دور دراز علاقوں میں خدمات انجام دینے پر خصوصی اعزازیہ دیا گیا۔ ہر ضلع میں ہسپتالوں کو اپ گریڈ کر کے سہولتوں میں اضافہ کیا گیا۔ کڈنی سنٹر، برن سنٹر، کارڈیالوجی یونٹ وغیرہ قائم کیے گئے تاکہ عوام کو صحت کی زیادہ سے زیادہ سہولتیں میسر آسکیں جبکہ بڑے ہسپتالوں میں مفت ایمرجنسی علاج بھی شروع کیا گیا ہے جس کا دائرہ صوبے کے دوسرے ہسپتالوں تک بتدریج پھیلایا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! علاوہ ازیں حکومت نے لیڈی ریڈنگ ہسپتال کے شعبہ کارڈیالوجی اور شعبہ کارڈیو وسکولر کیلئے بالترتیب 40 ملین روپے اور 20 ملین روپے کی خصوصی امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ سماجی بہبود کے شعبے میں حکومت نے غریب مریضوں کے لواحقین کیلئے رات بسر کرنے کیلئے صوبے کے بڑے ہسپتالوں کے قریب سرکاری سرائے تعمیر کیں جبکہ بے یارومددگار خواتین اور بچوں اور بزرگوں کیلئے دارالکفالے قائم کیے تاکہ ان کو کارآمد شہری بنایا جاسکے۔

جناب سپیکر! زراعت ہماری معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ زرعی پیداوار میں اضافہ کیلئے وافر پانی کی ضرورت ہوتی ہے جس کیلئے ٹیوب ویل لگانے ضروری ہیں کیونکہ صوبے کی زیادہ تر زمین بارانی ہے۔ ہمارا کاشتکار اتنی سکت نہیں رکھتا کہ وہ اپنے طور پر ٹیوب ویل لگا سکے چنانچہ وفاقی حکومت کے اشتراک سے فیصلہ کیا گیا تھا کہ ٹیوب ویلوں کی بجلی کے استعمال پر 25 فیصد سبسڈی دی جائے۔ اس سبسڈی میں وفاقی حکومت کا حصہ 12.5 فیصد ہوگا، تاہم اب صوبائی حکومت نے فیصلہ

کیاہے کہ وہ 12.5 فیصد کے بجائے 20 فیصد سبسڈی دے گی جس سے کل سبسڈی 32.5 فیصد تک پہنچ جائے گی۔ ہمیں یقین ہے کہ صوبائی حکومت کے اس اقدام سے زراعت کے شعبے کو ترقی ملے گی۔

جناب سپیکر! صوبے کی تاریخ میں پہلی مرتبہ سوشل سیفٹی نیٹ سکیم کے تحت ایم ایم اے کی حکومت نے سرکاری یونیورسٹی اور مستند دینی درسگاہوں کے فارغ التحصیل ایم اے / ایم ایس سی ڈگری ہولڈرز کو بلاامتیاز ایک ہزار روپے ماہانہ سوشل سیکورٹی سپورٹ کا اجراء کیا جس کو آئندہ مالی سال میں دو ہزار روپے کیا جارہاہے۔ اسی طرح گزشتہ سال ضلع کوہستان، شانگلہ اور بٹگرام کے 70 سال سے زائد عمر کے معمر شہریوں کو 500 روپے ماہانا سوشل سیکورٹی سپورٹ دی گئی۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! اسلامی طرز حکومت میں حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ دولت کی غیر مساوی تقسیم کو کنٹرول کرے اور قومی دولت کے استعمال میں غریب آدمی کو شریک کرے۔ یہی وجہ ہے کہ متحدہ مجلس عمل کی حکومت نے معاشرے کے غریب اور نادار طبقے کی فلاح و بہبود اور معاونت کیلئے 400 ملین روپے کی خطیر رقم سے ایک عوامی فلاحی تنظیم للسائل والمحروم کی بنیاد رکھی ہے جس کا بنیادی مقصد اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ضرورتمندوں کو صحت، تعلیم اور روزگار جیسے مسائل کو حل کرنے کیلئے اعانت فراہم کرنا ہے۔ تنظیم کو اپنے قیام کے ساتھ ہی بڑی تیزی سے پذیرائی ملی ہے کیونکہ اس کی تنظیمی کونسل اور ورکنگ گروپ کے ارکان فی سبیل اللہ خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ بہت قلیل عرصہ میں غیر منافع بخش فلاحی تنظیموں کے تعاون سے حکومت نے 82 فری میڈیکل کیمپس صوبے کے طول و عرض میں لگائے۔ اوسطاً 350 مریضوں نے ہر کیمپ سے استفادہ کیا اور مفت ادویات حاصل کیں نیز کویت تدریسی ہسپتال میں جلدی امراض کے علاج کیلئے لشمینیا اور ہیپاٹائٹس سنٹر قائم کیا گیا جو مستحق مریضوں کا مفت علاج کر رہا ہے۔ علاوہ ازیں کڈنی ٹرانسپلانٹ کے انتظامات کو بھی حتمی شکل دی جارہی ہے۔ حکومت تنظیم کے ذریعے جلد ہی حیات آباد میڈیکل کمپلیکس، خیبر ہسپتال اور لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں مریضوں کے کھانے اور عارضی طور پر رات گزارنے کا بندوبست کر رہی ہے۔ تنظیم اللسائل والمحروم مزدور کالونی کی خواتین کی فلاح و بہبود کیلئے خواتین کی غیر سرکاری خواتین انجمنوں کے ساتھ مل کر کام کا آغاز کرچکی ہے جبکہ شعبہ تعلیم میں یونین کونسل کی سطح پر ایک ایک یتیم طالب علم کو اپریل 2007 سے 1000 روپے ماہانہ وظیفہ جبکہ میٹرک پاس کرنے والے دو، دو

یتیم طلبہ و طالبات کو 2000 روپے ماہانہ وظیفہ ستمبر 2007 سے جاری کر رہی ہے۔ (تالیاں)
اس سلسلے میں ایک شفاف طریقہ کار وضع کر لیا گیا ہے جسکی نگرانی سابق چیف سیکرٹری اور تنظیم اللسائل و المحروم کے چیئرمین، جناب عبداللہ صاحب کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! انفارمیشن ٹیکنالوجی کے دور میں تیز رفتار اور درست اطلاعات و معلومات ہر شہری کی ضرورت بن گئی ہے۔ حکومت صوبہ سرحد کے ادارے آئیروپ نے UNDP اور SDC کے تعاون سے مرحلہ وار ہر ضلع میں سیٹزن انفارمیشن سنٹر (DCIC) قائم کرنے شروع کر دیئے ہیں جس میں ضلع کے حوالے سے ہر قسم کی معلومات کو NRB کے سافٹ ویئر کے مطابق کمپیوٹرائز کیا جائے گا۔ نیز ہر ضلع کی ویب سائٹ اور جیوگرافیکل انفارمیشن سسٹم بھی بنایا جارہا ہے۔ منصوبہ ساز اور عوام الناس اس سے مستفید ہو سکیں گے۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ رواں مالی سال میں اس قسم کے چار سنٹر پشاور، مردان، ایبٹ آباد اور سوات میں تیار ہو چکے ہیں جن کو جلد ہی مستقل استفادہ کیلئے ضلعی حکومتوں کے سپرد کیا جارہا ہے۔ انشاء اللہ اگلے مالی سال میں اس نوعیت کے چار مزید سنٹر صوابی، دیر اور جنوبی اضلاع میں قائم کئے جائیں گے۔

اب میں آپ کی اجازت سے معزز ایوان کے سامنے ختم ہونیوالے مالی سال 07-2006 نظر ثانی شدہ میزانیہ پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا۔

جناب سپیکر! اس مالی سال کے شروع میں صوبے کے کل وسائل کا تخمینہ 67.5 بلین روپے لگایا گیا تھا، نظر ثانی شدہ تخمینہ جات میں یہ رقم 66.1 بلین روپے ہے۔ پن بجلی کے خالص منافع کا بجٹ 8 بلین روپے تھا لیکن اس پر نظر ثانی کر کے اصل وصولی کی بنیاد پر اسے 6 بلین روپے کیا گیا ہے۔ اسی طرح صوبائی محاصل کا نظر ثانی شدہ تخمینہ 5.1 بلین روپے لگایا گیا ہے۔ نظر ثانی تخمینہ جات میں جاری اخراجات کا میزانیہ 55.17 بلین روپے رکھا گیا ہے۔ بقایا رقم کو ترقیاتی بجٹ کی جانب Divert کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اب میں آپ کی اجازت سے معزز ایوان کے سامنے مالی سال 08-2007 کا میزانیہ پیش کرونگا۔ آئندہ مالی سال کیلئے صوبائی بجٹ کا کل حجم 84.1 بلین روپے ہے جس میں جاریہ ریوینو اخراجات 61 بلین روپے اور ترقیاتی اخراجات 23.1 بلین روپے ہیں۔ موجودہ بجٹ کا روشن

پہلو یہ ہے کہ ایم ایم اے حکومت کا گزشتہ چار بجٹوں کی طرح اس سال بھی عوام پر کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا جارہا۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال کے بجٹ کی مکمل تفصیلات وائٹ پیپر، سالانہ گوشوارہ برائے بجٹ اور دیگر دستاویزات میں موجود ہے تاہم میں آپ کی اجازت سے ایوان میں آئندہ مالی سال کے بجٹ کے اہم نکات پیش کرونگا۔ آئندہ مالی سال کے دوران قابل تقسیم پول سے صوبہ سرحد کو 47.6 بلین روپے، جنرل سیلز ٹیکس کی مد میں 5.8 بلین روپے، قدرتی گیس اور خام تیل پر رائلٹی اور گیس ترقیاتی سرچارج کی مد میں 3 بلین روپے، وفاقی مالی اعانت کی مد 11.9 بلین روپے، پن بجلی کے خالص منافع کی مد میں 6 بلین روپے اور صوبائی محاصل سے 6.2 بلین روپے ملنے کی توقع ہے۔ اس طرح آئندہ مالی سال میں جاری ریونیو آمدن کا کل تخمینہ 80.58 بلین روپے ہے۔ علاوہ ازیں جاری کیپیٹل آمدن سے 5.4 بلین روپے، اکاونٹ۔ 11 کی آمدن 6.7 بلین روپے اور ترقیاتی وصولیات سے 16.3 بلین روپے وصول ہونگے۔ اس طرح کل آمدن 109 بلین روپے ہوگی۔

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال کے اخراجات جاریہ پر 61 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں ضلعی حکومتوں کیلئے 28.2 بلین روپے کے اخراجات جاریہ بھی شامل ہیں۔ جاری کیپٹل اخراجات کیلئے 7.2 بلین روپے اور ترقیاتی اخراجات کیلئے 39.46 بلین روپے مختص کے گئے ہیں جن میں صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام کیلئے 21.9 بلین روپے اور اضلاع کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کیلئے 1.2 بلین روپے شامل ہیں۔ اسکے علاوہ اکاونٹ 11 کے اخراجات 6.8 بلین روپے ہونگے۔ اس طرح کل اخراجات کا تخمینہ 114.5 بلین روپے ہے۔ اکاونٹ۔ 1 اور اکاونٹ 11 کا مجموعی خسارہ 5.5 بلین روپے ہوگا۔ جون 2007 میں عالمی بینک نے آگاہ کیا ہے کہ وہ 7.8 بلین روپے کی امداد مہیا کرے گا جس سے نہ صرف یہی خسارہ پورا کر لیا جائے گا بلکہ آئندہ مالی سال کا بجٹ فاضل ہو جائے گا۔ نیز اگلے مالی سال میں بجلی کے خالص منافع جات کے بقایاجات کے ملنے کی بھی توقع ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے گزشتہ چار سالوں سے صوبائی بجٹ کو فلاحی، انتظامی اور ترقیاتی شعبوں میں تقسیم کر کے پیش کیا تاکہ ہر شعبے کیلئے مختص کی گئی رقم کے بارے میں واضح معلومات حاصل ہو سکیں۔ آئندہ مالی 08-2007 کا بجٹ بھی اسی ترتیب میں پیش کیا جارہا ہے۔ آئندہ مالی سال کا فلاحی بجٹ

46.2 بلین روپے، انتظامی بجٹ 14.8 بلین روپے اور ترقیاتی بجٹ 39.5 بلین روپے ہے جو کل بجٹ کا بالترتیب 46 فیصد، 15 فیصد اور 39 فیصد ہے۔ ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کے بعد فلاحی بجٹ کی رقم اور اسکا تناسب مزید بڑھ جائے گا۔

جناب سپیکر! اب میں ہر شعبے میں اس سال کے دوران ہونے والی پیشرفت اور آئندہ سال کے اہداف اور وسائل کی تخصیص کا مختصر جائزہ پیش کرونگا۔

فلاحی بجٹ

جناب سپیکر! رواں مالی سال کے فلاحی بجٹ کا ابتدائی تخمینہ 42.2 بلین روپے تھا۔ اگلے مالی سال کیلئے فلاحی بجٹ 46.2 بلین روپے مختص کئے جا رہے ہیں جو کہ کل بجٹ کا 46 فیصد ہے اور رواں مالی سال کے مقابلے میں 4 بلین روپے یعنی 9 فیصد زیادہ ہے۔

تعلیم

جناب سپیکر! متحدہ مجلس عمل کی حکومت کی اولین ترجیح تعلیم ہے۔ زیادہ سے زیادہ بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرانے کیلئے سال رواں میں 6 نئے ہائی سکول، 122 نئے پرائمری سکول اور 7 نئے گرلز کمیونٹی ماڈل سکول قائم کئے گئے۔ 10 مکتب سکولوں کو پرائمری سکول، 184 پرائمری سکولوں کو مڈل، 146 مڈل سکولوں کو ہائی جبکہ 25 ہائی سکولوں کو ہائر سیکنڈری کا درجہ دیا گیا جبکہ رواں مالی سال میں 14 نئے ڈگری اور ایک نیا انٹر کالج قائم کیا گیا۔

محکمہ تعلیم کے صوبائی دفاتر کیلئے آئندہ مالی سال 08-2007 کیلئے 1.8 بلین روپے رکھے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کے بجٹ تخمینہ سے 99 فیصد زیادہ ہے۔ مالی سال 08-2007 کے دوران پرائمری تعلیم پر 86.87 ملین روپے، ثانوی و اعلیٰ تعلیم کیلئے 189.7 ملین روپے، کالجز کیلئے 1.4 بلین روپے جبکہ تربیت و تحقیق وغیرہ کیلئے 142.69 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ یہاں میں یہ بتانا چاہاہوں گا کہ صوبائی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کے تحت تعلیم کا بجٹ ضلعی حکومتوں کو منتقل کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! صحت کا شعبہ فلاحی بجٹ کا دوسرا بڑا شعبہ ہے۔ رواں مالی سال میں محکمہ صحت کا ابتدائی تخمینہ 2.5 بلین روپے تھا جبکہ نظر ثانی شدہ بجٹ میں 2.6 بلین روپے رہا جسکی بنیادی

وجہ رواں مالی سال میں تنخواہوں میں 15 فیصد اضافہ اور محکمہ صحت میں 2,956 نئی آسامیوں کی تخلیق ہے۔ خود مختاری دینے کے بعد حکومت نے صوبے کے بڑے ہسپتالوں اور میڈیکل کالجوں کو رواں مالی میں 1.65 بلین روپے کی امداد فراہم کی۔ آئندہ مالی سال 08-2007 میں بھی ان اداروں کو مجموعی طور پر 1.7 بلین روپے کی مالی اعانت دی جائے گی۔

جناب سپیکر! رواں مالی سال میں حکومت نے انڈومنٹ فنڈ کیلئے 100 ملین روپے، ایمرجنسی ادویات کیلئے 70 ملین روپے، کارڈیالوجی یونٹ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور کیلئے 30 ملین روپے، خیبر میڈیکل یونیورسٹی کے قیام کیلئے 10 ملین روپے، فاطمید فاونڈیشن کیلئے 2 ملین روپے، انجمن ہلال احمر سوسائٹی صوبہ سرحد کیلئے 0.5 ملین روپے، پیر اپلیجک سنٹر پشاور کیلئے 9 ملین روپے فراہم کئے جبکہ آئندہ مالی سال 08-2007 میں انڈومنٹ فنڈ کیلئے 100 ملین روپے، ایمرجنسی ادویات کیلئے 100 ملین روپے، کارڈیالوجی یونٹ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور کیلئے 40 ملین روپے، کارڈیو وسکولر یونٹ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور کیلئے 20 ملین روپے، خیبر میڈیکل یونیورسٹی کیلئے 50 ملین روپے، فاطمید فاونڈیشن کیلئے 2 ملین روپے، پر اپلیجک سنٹر پشاور کیلئے 10 ملین روپے مختص کئے جارہے ہیں۔ نئے مالی سال 08-2007 میں محکمہ صحت کیلئے 1,996 نئی آسامیوں کی منظوری دی گئی ہے جس میں 1,173 صوبائی اداروں جبکہ 859 آسامیاں ضلعی اداروں میں تخلیق کی گئی ہیں۔ پہلے بنیادی صحت یونٹ کو دوائیوں کیلئے 4 سے 5 ہزار ماہانہ ملتے تھے جبکہ اسے اب بڑھا کر ایک صحت یونٹ یعنی بی ایچ یو کو 25 ہزار روپے ماہانہ کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! سماجی بہبود کیلئے رواں مالی سال کیلئے 25.3 ملین روپے مختص کئے گئے تھے جبکہ نظر ثانی شدہ بجٹ میں یہ رقم بڑھ کر 66 ملین روپے تک پہنچ گئی۔ محکمہ سماجی بہبود نے رواں مالی سال میں یتیموں، بیواؤں، بے سہارا خواتین اور گونگے، بہرے، معذور افراد اور منشیات کے عادی افراد کو معاشرے کا کارآمد فرد بنانے کیلئے اقدامات جاری رکھے جن میں انہیں تعلیم دینا، مفت عدالتی وقانونی امداد فراہم کرنا، علاج معالجے کی سہولتیں فراہم کرنا اور فنی تعلیم کے علاوہ مفت خوراک، رہائش اور تحفظ فراہم کرنا شامل ہے۔

جناب سپیکر! ایم ایم اے کی صوبائی حکومت نے غریب مریضوں کے لواحقین کیلئے خیبر ہسپتال پشاور میں صوبہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ سرکاری سرائے تعمیر کروائی جس سے مریضوں کے لگ بھگ 20 ہزار لواحقین نے بڑی عزت اور تحفظ کے ساتھ استفادہ کیا۔ حکومت نے 7 سابقہ ڈویژنل ہیڈکوارٹرز ہسپتالوں کے قریب مزید سرکاری سرائے کی تعمیر بھی شروع کر رکھی ہے جو انشاء اللہ جون 2007 یعنی اسی مہینے میں اختتام تک پہنچ جائے گی۔

جناب سپیکر! صوبہ سرحد میں بے روزگاری کی شرح بہت زیادہ ہے لیکن تمام تر مالی مشکلات کے باوجود ایم ایم اے حکومت نے رواں مالی سال میں سرکاری یونیورسٹیوں اور پوسٹ گریجویٹ کالجز اور مدارس سے فارغ التحصل ہونے والے 3000 ریگولر ایم اے، ایم ایس سی طلباء و طالبات کو ایک سال کیلئے بلاامتیاز ایک ہزار روپے ماہانہ سوشل سیکورٹی سپورٹ دینا شروع کر دی ہے۔ اسکے علاوہ ضلع کوہستان، بٹگرام اور شانگلہ کے بیس ہزار معمر شہریوں کو پانچ سو روپے ماہانہ سوشل سیکورٹی سپورٹ بھی دینا شروع کر دی ہے۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنے قلیل وسائل کے باوجود سوشل سیفٹی نیٹ سکیم کو نہ صرف جاری رکھے گا بلکہ اگلے مالی سال سے فارغ التحصیل طلبہ وطالبات مالی اعانت میں ایک ہزار روپے کا اضافہ بھی کر رہی ہے۔ اب طلبہ و طالبات کو دو ہزار روپے ماہانہ سوشل سیکورٹی سپورٹ ملے گی۔ اس کے علاوہ محکمہ سماجی بہبود اگلے مالی سال میں دو ہزار خصوصی افراد کی کفالت، چھ ہزار خصوصی افراد کو الات بحالی اور دو سو خصوصی بچوں کو خصوصی سکولوں میں مفت تعلیم و تربیت کیلئے رقوم مہیا کریگا۔

جناب سپیکر! محکمہ زکواۃ و عشر میں زکواۃ فنڈ سے غریب، مستحق خواتین و حضرات کو علاج معالجہ، گزارہ الاونس، تعلیمی وظالف، بحالی، جہیز، عید امداد اور فنی تعلیم کیلئے رواں مالی سال میں 474 ملین روپے فراہم کئے ہیں جبکہ پشاور اور ایبٹ آباد کے بڑے اور چھوٹے ہسپتالوں کو زکواۃ فنڈ سے 4 کروڑ 10 لاکھ روپے کی مالی اعانت دی تاکہ غریب اور مستحق مریضوں کا علاج یقینی بنایا جاسکے۔ نئے مالی سال میں ضلعی اور تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتالوں، صحت کے بنیادی مراکز اور قومی سطح کے ہسپتالوں کے توسط سے بھی محکمہ زکواۃ علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کرے گا۔

جناب سپیکر! دینی مدارس کے طلباء ہمارے معاشرے کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ یہ معاشرے کی نظریاتی بنیادیں مستحکم کرتے ہیں۔ رواں مالی سال میں حکومت کے فیصلے کے مطابق پانچوں وفاق ہائے مدارس کے فائنل امتحان میں اول، دوم اور سوم آنے والے ہونہار طلباء و طالبات کو بالترتیب پچیس، بیس، اور پندرہ ہزار روپے کے ایوارڈز دیئے گئے۔ آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ علاوہ ازیں حکومت نے دینی مدارس کی سالانہ مالی امداد کو ایک کروڑ روپے سے بڑھا کر دو کروڑ روپے کر دیا ہے جبکہ دینی مدارس کو بیس لاکھ روپے کی اضافی امداد بھی دینے کے احکامات جاری کیئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں اوقاف کی مساجد کے تحصیل اور ضلعی خطیبوں کو انکی آسامیوں پر ریگولر کر دیا گیا ہے۔ اب یہ خطباء قانون کے مطابق پنشن اور دیگر سہولیات کے حقدار ہونگے۔

جناب سپیکر! محکمہ تعمیرات و خدمات / پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ کیلئے آئندہ مالی سال 2007-08 کے بجٹ تخمینہ جات میں 964.29 ملین روپے مختص کیئے گئے ہیں جس میں سے صوبائی سڑکوں، شاہراہوں اور پلوں کی مرمت اور دیکھ بھال کیلئے 600 ملین روپے مختص کیئے گئے ہیں۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سڑکوں اور پلوں سے متعلقہ وصولیات فرنٹیئر ہائی وے اتھارٹی خود کر کے سڑکوں کی مرمت اور دیکھ بھال پر خرچ کرے گی۔

جناب سپیکر! سرکاری ملازمین اور تمام شہریوں کو مکان فراہم کرنے کی غرض سے حکومت صوبہ سرحد نے مالی سال 2004-05 میں ہاؤسنگ کا محکمہ قائم کیا۔ اس محکمہ کا رواں مالی سال کا نظر ثانی شدہ بجٹ 106 ملین روپے ہے جبکہ آئندہ مالی سال 2007-08 میں ہاؤسنگ کے شعبے کیلئے 15.24 ملین روپے مختص کیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! صوبہ سرحد کی زیادہ تر کھیتی باڑی کا انحصار بارانی زمین پر مشتمل ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ زراعت کسانوں کو وہ بیج مہیا کرتا ہے جو علاقے کے موسمی حالات کے موافق ہوں۔ ان بارانی علاقوں کو سیراب کرنے کیلئے چھوٹی ڈیم بنائے جاتے ہیں۔ ان چھوٹے ڈیموں میں پانی جمع کر کے کھیتوں تک پہنچانے کا کام بحالی ارضیات اور واٹر مینجمنٹ یعنی آبی گزرگاہوں کو پختہ کرنے کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ اسی سلسلے میں حکومت صوبہ سرحد نے نئے مالی سال 2007-08 سے تقریباً 14 اضلاع میں اصلاح آبپاشی کے دفاتر کھولنے کے احکامات جاری کیئے گئے ہیں۔ ان اضلاع میں بنوں، کوہاٹ، لکی،

نوشہرہ، چارسدہ، صوابی، بونیر، دیر پائیں، چترال، مانسہرہ، پشاور، مردان، سوات اور ڈی آئی خان شامل ہیں۔ یہ دفاتر یکم جولائی 2007 سے کام شروع کریں گے۔ رواں مالی سال کیلئے محکمہ زراعت کیلئے 441.69 ملین روپے مختص کئے گئے جو نظرثانی شدہ بجٹ میں بڑھ کر 455.36 ملین روپے ہوگئے۔ آئندہ مالی سال 08-2007 میں مختص شدہ رقم کو بڑھا کر 509.65 ملین روپے کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! مالی سال 07-2006 کیلئے گندم کا کلیدی محفوظ ذخیرہ (Strategic reserve) کی ضرورت کا تخمینہ تین لاکھ میٹرک ٹن لگایا گیا تھا۔ اس مقصد کیلئے اعانتی رقم (Subsidy) کا بجٹ تخمینہ 900 ملین روپے تھا۔ رواں مالی سال کے اختتام تک گندم کے متوقع اجراء کو مدنظر رکھتے ہوئے اعانتی رقم کے تخمینے کو نظرثانی شدہ مالی سال 07-2006 کیلئے 500 ملین روپے مقرر کیا گیا ہے۔ نئے مالی سال 08-2007 کے گندم پر سبسڈی کی مد میں 900 ملین روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! شعبہ جنگلات و قدرتی ذرائع کے تحفظ اور ترقی کیلئے اقدامات کرتا ہے جس میں جنگلی حیات، ریشم سازی، ماہی پروری اور بنجر زمینوں کا تحفظ شامل ہے۔ رواں مالی سال میں حکومت نے 334 ملین روپے محکمہ ماحولیات و جنگلات کیلئے مختص کئے تھے جو نظرثانی شدہ بجٹ کے مطابق 369 ملین روپے تک پہنچ گئے۔ نئے مالی سال 08-2007 میں بھی اس محکمے کیلئے 371 ملین روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! صوبہ سرحد کی معیشت کا انحصار زیادہ تر زراعت پر ہے مگر پانی کے شعبہ میں خاطر خواہ ترقی نہ ہونے کے باعث صوبہ سرحد میں گندم کی موجودہ قلت کا تخمینہ 1.76 ملین ٹن لگایا گیا ہے۔ موجودہ حکومت کی طرف سے گزشتہ چار سالوں میں نہری نظام کی بہتری، نئے نہروں و چھوٹے آبی ذخائر کی تعمیر اور ٹیوب ویلوں کی تنصیب پر خصوصی توجہ دی گئی۔ ایم ایم اے کی حکومت میں آنے سے قبل اس شعبے کیلئے 166 ملین روپے مختص تھے جو کہ 07-2006 میں بڑھ کر 300 ملین روپے کر دیئے گئے۔ اس اضافہ سے نہروں کی بھل صفائی اور دوسرے انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے میں کافی مدد ملی۔ محکمہ آبپاشی و برقیات کیلئے رواں مالی سال میں 1.6 بلین روپے مختص کئے گئے جو نظرثانی

شدہ بجٹ میں 1.3 ملین روپے ہو گئے۔ آئندہ مالی سال 08-2007 کیلئے اس شعبہ کیلئے 1.5 بلین روپے مختص کئے جارہے ہیں۔

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال 08-2007 کا کل انتظامی بجٹ 14.8 بلین روپے ہے جو کہ کل بجٹ 14.7 فیصد ہے۔

جناب سپیکر! انتظامی بجٹ کا سب سے بڑا شعبہ پولیس کا ہے۔ فلاحی ریاست میں پولیس عوام کی جان ومال کی محافظ ہوتی ہے۔ لوگ سرکار کو ٹیکس اسلئے دیتے ہیں کہ اسکے بدلے میں اپنی جان ومال کا تحفظ یقینی بنائیں۔ رواں مالی سال محکمہ پولیس پر بہت گراں گزرا۔ ملک محمد سعد، عابد علی، خان رازق اور بے شمار دیانت دار اور فرض شناس پولیس افسران نے عوام کی حفاظت کرتے ہوئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے دشمن کی سازشوں کو ناکام بنایا۔ ہمارا یہ عزم ہے کہ ہم ہر قیمت پر عوام کا تحفظ یقینی بنائیں گے اور اس کیلئے محکمہ پولیس اور اسکے اہلکاروں کی ہر ممکن مالی اعانت کو یقینی بنائیں گے۔ سال رواں میں محکمہ پولیس کے اخراجات جاریہ کیلئے 4.5 بلین روپے مختص کئے گئے جو کہ نظرثانی شدہ بجٹ میں 5 بلین سے تجاویز کر گئے۔ آئندہ مالی سال کیلئے بجٹ میں 5.14 بلین روپے رکھے جارہے ہیں جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 114 فیصد زیادہ ہے۔ اگلے مالی سال میں امن عامہ، تفتیش، سپیشل برانچ، بم ڈسپورل سکواڈ اور سوات پولیس سٹیشن کی کمپیوٹرائزیشن کیلئے 917 آسامیاں پیدا کی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں اسلحہ، گاڑیاں اور بم ناکارہ کرنے والے سامان کی خریداری کیلئے بھی 147 ملین روپے مختص کئے جارہے ہیں۔

جناب سپیکر! رواں مالی سال مین جیلخانہ جات کیلئے 292 ملین روپے مختص تھے جو نظرثانی بجٹ میں بڑھکر 312 ملین روپے ہو گئے۔ آئندہ مالی سال میں جیلخانہ جات کیلئے 321 ملین روپے مختص کئے جارہے ہیں۔ رواں مالی سال کی طرح آئندہ مالی سال میں بھی مختلف جیلوں میں فیملی کوارٹرز تعمیر کئے جائیں گے جن میں جیل میں قید طویل عرصہ کے قیدی اپنے اہل خانہ کے ساتھ سات دن گزار کرسکیں گے۔

جناب سپیکر! عمومی نظم و نسق کیلئے رواں مالی سال میں 597 ملین روپے مختص کی گئی تھی۔ نظر ثانی شدہ تخمینہ کے مطابق یہ میزانیہ 771 ملین روپے ہے۔ آئندہ مالی سال میں اس شعبہ کیلئے 650 ملین روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر! صوبائی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ مالی سال میں سرکاری ملازمین کو ان کی رواں تنخواہ پر 15 فی صد مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا جبکہ ریٹائرڈ صوبائی ملازمین کی پنشن میں 15 سے 20 فی صد تک اضافہ کیا جائے گا۔ اس اضافے سے حکومت کے 2.5 بلین روپے سے زائد اخراجات ہونگے۔ میں حکومت صوبہ سرحد کی طرف سے بنیادی سکیل ۔1 کے مقرر تنخواہ یعنی (Fixed pay) پانے والے ملازمین کو خوشخبری دیتا ہوں کہ حکومت نے ان کو C.P.Fund دینے کا فیصلہ کیا ہے جبکہ اولڈ ایج بینفٹ کے معاملے پر بجٹ کے بعد غور و خوض کیا جائیگا۔ میں اس موقع پر اساتذہ کرام کو بھی یقین دہانی کرواتا ہوں، ان کی ہمارے ساتھ میٹنگز ہوئی ہیں، ان کے مطالبے آئے ہمارے پاس کہ ان کی جائز ضروریات کا حکومت نے جائزہ لیا ہے اور ہم بہت جلد دوسرے صوبوں سے مشاورت کے بعد حتمی فیصلے کا انشاء اللہ اعلان کرینگے۔

جناب سپیکر! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ صوبہ سرحد، پاکستان کا سب سے پسماندہ صوبہ ہے جہاں غربت کی شرح 44 فیصد سے زیادہ ہے۔ کاروبار و تجارت کے مواقع اور صنعتکاری کیلئے مراعات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ جو مراعات دی گئیں، وہ بھی وفاقی حکومت نے واپس لے لیں۔ ایم ایم اے کی حکومت کیلئے سب سے بڑا مسئلہ بے روزگاری کا تھا جسے ہم نے چیلنج کے طور پر قبول کیا۔ ہم نے ترقیاتی منصوبوں کے ذریعے لاکھوں افراد کیلئے روزگار کی مواقع فراہم کئے۔ سرکاری ملازمت کیلئے بھرتی پر پابندی اٹھائی گئی جب کہ صوبائی حکومت نے گزشتہ چار سالوں میں میرٹ اور شفاف طریقہ کار کے ذریعے 20,589 افراد کو گریڈ 1 سے 20 تک میں بھرتی کیا۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! حکومت نے اپنے ترقیاتی بجٹ میں سماجی شعبوں کی ترقی کے لئے موثر اقدامات کئے تاکہ انسانی اور قدرتی وسائل سے مالا مال اس صوبے میں ہمہ جہت ترقی ممکن ہو سکے۔ اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ جب موجودہ حکومت نے اقتدار سنبھالا تو اس وقت ترقیاتی بجٹ کا حجم 13.7 بلین روپے تھا جبکہ رواں مالی سال میں اس کا حجم 26.6 بلین روپے ہے یعنی چار سال میں یہ دگنا ہو گیا۔

مالی سال 2007-08 کیلئے یہ بجٹ 39.46 بلین روپے ہے، پانچ سال کے عرصے میں ترقیاتی بجٹ میں اوسطاً اضافہ 24.4 فیصد رہا۔

جناب سپیکر! سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 2006-07 کا کل ابتدائی حجم 26.63 بلین روپے تھا جبکہ نظر ثانی شدہ تخمینہ 26.54 بلین روپے تھا۔ وفاقی حکومت کی جانب سے 2.958 بلین روپے کی ترقیاتی گرانٹ ملنے کے بعد یہ خرچہ 29.498 بلین روپے ہے۔ صوبائی وسائل سے چلنے والے منصوبوں کیلئے 14.96 بلین روپے رکھے گئے تھے جسکا نظر ثانی شدہ تخمینہ 16.82 بلین روپے رہا۔ یہ اضافہ 12.4 فیصد بنتا ہے۔ اسی طرح بیرونی امداد کے منصوبوں کی مد میں 7.68 بلین روپے مختص کئے گئے جبکہ نظر ثانی رقم 5.58 بلین روپے رہی۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں منصوبوں کی کل تعداد 1005 تھی، ان میں سے 773 جاری اور 232 نئے منصوبوں تھے۔ ان منصوبوں میں مالی سال کے آخر تک 374 منصوبے مکمل ہوئے۔

جناب سپیکر! اگلے مالی سال کا سالانہ ترقیاتی پروگرام 2007-08 کا تخمینہ 39.46 بلین روپے ہے جو کہ پچھلے سال کے ترقیاتی پروگرام کے تخمینہ 26.63 بلین روپے سے 48 فیصد زیادہ ہے۔ ترقیاتی پروگرام میں صوبائی حکومت کا اپنا حصہ 21.94 بلین روپے ہے جو کہ پچھلے سال کے منظور شدہ تخمینہ 14.94 بلین روپے سے 46.7 فیصد زیادہ ہے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2007-08 میں 7.98 بلین روپے کا بیرونی تعاون بھی شامل ہے۔ صوبائی پروگرام 955 منصوبوں پر مشتمل ہے جن میں 720 جاری اور 235 نئے منصوبے ہیں۔ اسکے علاوہ وفاقی ترقیاتی بجٹ کے تحت خصوصی پروگراموں اور 68 منصوبوں کیلئے 7.93 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں جس سے منصوبوں کی کل تعداد 1023 ہے۔ اسکے علاوہ وفاقی حکومت کی سرپرستی میں چلنے والے بہبود آبادی پروگرام کیلئے 406 ملین روپے اور ضلعی ترقیاتی پروگرام کیلئے 1.20 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! سال 2006-07 کیلئے وفاقی حکومت کے ترقیاتی پروگرام میں صوبہ سرحد کیلئے 32 شعبوں میں کل 259 منصوبے شامل کئے گئے۔ ان میں 98 نئے اور 161 جاری منصوبے شامل تھے جن کیلئے کل 34.36 بلین روپے مختص کئے گئے۔ ان میں سے پانی و آبپاشی کے شعبے کے 32 منصوبوں کیلئے 14.55 بلین روپے، شاہرات کے 15 منصوبوں کیلئے 5.59 بلین روپے، خصوصی

پروگراموں کیلئے4.66 بلین روپے، صحت کے18 منصوبوں کیلئے1.04 بلین روپے، تعلیم کے 54 منصوبوں کیلئے2.71 بلین روپے اور زراعت کے13 منصوبوں کیلئے1.46 بلین روپے شامل ہیں۔

جناب سپیکر! سال 08-2007 کیلئے وفاقی حکومت کے ترقیاتی پروگرام میں صوبہ سرحد کیلئے12 شعبوں میں 68 منصوبے شامل کئے گئے ہیں، جن کیلئے7.93 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ان میں پانی وآبپاشی کے شعبے کے13 منصوبوں کیلئے2.08 بلین روپے، صحت کے13 منصوبوں کیلئے804 ملین روپے، تعلیم کے10 منصوبوں کیلئے646 ملین روپے اور زراعت کے3 منصوبوں کیلئے 1.57 بلین روپے، صنعت کیلئے 893 ملین روپے شامل ہیں۔

جناب سپیکر! رواں مالی سال میں بھی حکومت نے شعبہ تعلیم کے منصوبوں جن میں نئے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کے قیام،ان کی اپ گریڈیشن، عمارات کی مرمت اور بنیادی سہولتوں کو یقینی بنانا، سکولوں کو فرنیچر اور آلات تدریس کی فراہمی وغیرہ کو آگے بڑھایا۔ کچی سے لیکر دہم جماعت تک مفت تعلیم اور33 لاکھ طلباء و طالبات کو مفت تدریسی کتب فراہم کیں۔ دیہی و کم ترقیافتہ اضلاع میں خواتین اساتذہ کیلئے1000 روپے الاونس مقرر کیا گیا۔ محکمہ اعلیٰ تعلیم نے اپنے ترقیاتی پروگرام میں صوبہ بھر میں قائم کالجوں کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان میں سہولیات کی کمی کو بتدریج پورا کرنے کے منصوبوں پر عملدرآمد کیا، جن میں چاردیواروں کی تعمیر، پانی کی بہم رسانی، اضافی کمروں کی تعمیر، سائنس لیبارٹریز، آئی ٹی، پوسٹ گریجویٹ بلاکس اور امتحانی ہالوں کی تعمیر وغیرہ شامل ہیں۔ تعلیم کے شعبے کی مد میں142 منصوبوں کیلئے3.67 بلین کی رقم سے300 نئے پرائمری سکول بنائے گئے۔ 2000 پرائمری سکولوں میں چاردیواروں، پانی کی فراہمی اور بیت الخلا کی سہولیات فراہم کی گئیں۔200 پرائمری سکولوں کا درجہ مڈل اور100 مڈل سکولوں کا درجہ ہائی تک بڑھایا گیا، طلباء و طالبات کیلئے13 ڈگری کالجوں کی تعمیر مکمل کی گئی،25000 اساتذہ کو تربیت دی گئی۔ سوات اور چارسدہ کے اضلاع میں کیڈٹ کالجوں کی تعمیر کے کام پرآغاز کیا گیا۔80 کالجوں میں نئے بلاکوں کی تعمیر کے علاوہ بنیادی سہولیات مہیا کی گئیں جبکہ ڈیرہ اسماعیل خان، صوابی، بنوں اور سوات کے اضلاع میں نئے کتب خانوں کی تعمیر کا کام مکمل کیا گیا۔

جناب سپیکر! گزشتہ سالوں کی طرح نئے مالی سال 08-2007 میں تعلیم نسواں ہماری حکومت کی ترجیحات میں سر فہرست ہے۔ طالبات کیلئے نئے پرائمری سکول بنانا، پسماندہ اضلاع میں طالبات کو تعلیم کی ترغیب دینے اور انکی تعداد میں اضافہ کرنے کیلئے 200 روپے ماہانہ وظیفہ کے ساتھ ساتھ استانیوں کو بھی 1000 ہزار روپے ماہانہ سپیشل الاونس دینے کے پروگرام شامل ہیں جبکہ ضلع پشاور میں طالبات کے کالجوں کیلئے بسوں کی فراہمی کا ماڈل پراجیکٹ بھی شروع کیا جائے گا۔ نئے منصوبوں میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کا قیام، ان کو اگلے درجہ تک ترقی دینا، موجودہ سکولوں کی عمارات کی مرمت اور بنیادی سہولتوں کی فراہمی، سکولوں کو کمپیوٹر لیب، فرنیچر اور آلات تدریس کی فراہمی شامل ہیں۔ علاوہ ازیں لاکھوں طلبہ وطالبات کو کچی سے لیکر انٹرمیڈیٹ کی سطح تک مفت درسی کتب فراہم کی جائیں گی۔ محکمہ اعلی تعلیم اپنی مدد آپ کے تحت ایک مربوط پروگرام کے ذریعے لینگویج لیبارٹریز قائم کرنے کا اہتمام کر رہا ہے جس سے صوبے کے مختلف حصوں میں زیر تعلیم طلباء کو جدید آلات کے ذریعے تربیت حاصل کرنے کے مواقع فراہم ہونگے۔ مزید برآں انٹرمیڈیٹ کی سطح پر بھی آئی ٹی کی تعلیم کا بھرپور انتظام کیا جائے گیا۔ اس سال تعلیم کے شعبے کی مد میں 142 منصوبوں کیلئے 4.84 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں طلباء وطالبات کیلئے دو دو سو نئے پرائمری سکول بنائے جائیں گئے۔ مختلف اضلاع میں طلباء و طالبات کیلئے 21 نئے ڈگری کالج قائم کئے جائیں گے۔ 18 کالجوں میں طلباء اور اساتذہ کیلئے ہاسٹلز تعمیر کی جائیں گے۔

جناب سپیکر! اگلے مالی سال 08-2007 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شعبہ صحت کے 134 منصوبوں کیلئے 3.64 بلین روپے مختص کئے جارہے ہیں جن سے سابقہ سات ضلعوں کے ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں بلڈ ٹرانسفیوژن یونٹ کھولے جائیں گے۔ بنوں، شانگلا اور چترال کے ضلعی ہسپتالوں کو مکمل کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں مختلف اضلاع میں بنیادی صحت کے مراکز جن میں بی ایچ یو، آر ایچ سی اور سول ڈسپنسریاں شامل ہیں، کی تعمیر اور درجہ بندی کی جائے گی اور ایک نئے منصوبے کے تحت جن یونین کونسلوں میں سول ڈسپنسریاں موجود نہیں، وہاں نئی ڈسپنسریاں قائم کی جائیں گی۔ ان منصوبوں کے ذریعے مندرجہ بالا اہداف حاصل کرنے کے علاوہ زچہ وبچہ کیلئے پیدائش سے بیشتر ضروری حفاظتی ٹیکے لگانے کی شرح کو بالترتیب 82 فیصد اور 48 فیصد تک بڑھایا جائے گا۔ پانچ کیٹگری

ڈی اور تین کیٹگری سی ہسپتالوں کو پوری طرح مکمل کیا جائیگا، 758 لیڈی ہیلتھ ورکرز کو بھرتی کیا جائیگا، 22 ای پی آئی سنٹرز قائم کئے جائینگے اور صوبے کے چار بڑے ہسپتالوں کو ایم آر آئی مشینیں فراہم کی جائینگی۔

جناب سپیکر! محکمہ سماجی بہبود و ترقی خواتین نے جامع اصلاحاتی عمل کے تحت رواں مالی سال میں خصوصی افراد، خواتین، بچوں، معمر اور معاشرے کے ٹھکرائے ہوئے افراد کی فلاح و بہبود کیلئے متعدد منصوبوں پر کام کئے۔ 30 منصوبوں کیلئے 60 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔ نئے مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں 27 منصوبوں کیلئے 71.47 ملین روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ اسی طرح صوبائی کونسل برائے بحالی معذوران، مستحق افراد کو اوزار بحالی، مثلاً ٹرائی سائیکلیں، ویل چیئرز اور مالی امداد فراہم کریگی۔ علاوہ ازیں 240 منشیات کے عادی افراد کی بحالی اور علاج کا انتظام کیا جائیگا۔ 200 یتیموں بے سہارا بچوں اور بچیوں کو فلاحی مراکز میں تعلیم و تربیت دی جائیگی، 720 بے سہارا غریب خواتین کو ہنر کی تعلیم سے آراستہ کیا جائیگا، 750 گداگر مرد، خواتین و بچوں کو بحالی و ہنر سکھایا جائیگا، سو بے سہارا عورتوں کو مفت عدالتی اور قانونی مدد فراہم کی جائیگی۔ 240 بے سہارا عورتوں کو دارالامان اور مرکز برائے مصیبت زدہ خواتین میں رکھنے کا بندوبست کیا جائیگا۔ 2000 خصوصی افراد کی خود کفالت کیلئے وسائل مہیا کئے جائینگے۔

جناب سپیکر! شاہرات کسی بھی علاقے کے ترقی میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس حقیقت کے پیش نظر موجودہ حکومت نے شاہرات کی تعمیر و مرمت پر بھرپور توجہ دی ہے۔ رواں مالی سال میں اس شعبے کے 176 منصوبوں کیلئے 2.66 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں، جس سے مختلف اضلاع میں 740 کلو میٹر شاہرات مکمل کی گئیں، 12 پلوں کی تعمیر مکمل کی گئی۔ آئندہ مالی سال 08-2007 میں اس شعبے کے 181 منصوبوں کیلئے 3.96 بلین روپے مختص کئے جا رہے ہیں جن سے مختلف اضلاع میں 500 کلو میٹر پکی سڑکیں اور 10 پل تعمیر کئے جائینگے۔

جناب سپیکر! آبپاشی کے شعبے کی ترقی کیلئے حکومت نے ایریا واٹر بورڈوں کی تشکیل، کسان انجمنوں کا قیام، ٹیوب ویلوں کی نجکاری اور چشمہ کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ نظام کی منظوری دی گئی۔ صوبائی حکومت نے رواں مالی سال میں نہری نظام اور اعرابوں کی بحالی، نئی نہروں اور چھوٹے ڈیموں کی تعمیر

کے ساتھ ساتھ ٹیوب ویلوں کی تنصیب کے منصوبے شامل کئے۔ اس شعبے کے 65 منصوبوں کیلئے 824 ملین روپے مختص کئے گئے جس سے 95 کلو میٹر چھوٹی نہروں کی بہتری کا کام مکمل کیا گیا، 131 ٹیوب ویلوں کی تنصیب مکمل کی گئی جس سے 15700 ایکڑ اراضی زیر آبپاشی آئی۔ 507 کلو میٹر اعرابوں کی بہتری کا کام مکمل کیا گیا۔ 12.78 ملین مربع فٹ نہروں کو پختہ کیا گیا جبکہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں تین چھوٹے ڈیموں کی جائزہ رپورٹ مکمل کی گئیں۔

جناب سپیکر! اگلے مالی سال 08-2007 میں آبپاشی کے شعبوں کے 56 منصوبوں کیلئے 1.34 بلین روپے مختص کئے جا رہے ہیں جس سے 35 ٹیوب ویل لگائے جائیں گے۔ 16000 ہزار ایکڑ رقبہ اراضی کو آبپاشی کے بہتر وسائل مہیا ہونگے اور 60000 ایکڑ رقبے کو سیم و تھور سے محفوظ کیا جائیگا۔

جناب سپیکر! زراعت ہماری معیشت کا اہم جز ہے۔ حکومت نے زراعت کے شعبے میں پائیدار ترقی کیلئے پانی کے ضیاع کو ممکن حد تک روکنے اور زراعت کیلئے محفوظ کرنے کیلئے ہر ممکن کوشش کی۔ مختلف منصوبوں کے ذریعے پانی کے ضیاع کو روکنے کیلئے کھالوں کو پختہ کرنے کا کام، کسانوں کی سہولت کیلئے صوبہ بھر میں مزید فارم سنٹروں کا قیام، بلا سود قرضوں کا اجرا اور چائے کی تحقیق اور فروغ جیسے پروگرام شروع کئے۔ علاوہ ازیں نجی شعبے کے اشتراک سے ڈیرہ اسماعیل خان میں ڈیری کالونی کے قیام کا آغاز کیا جبکہ نوشہرہ اور ڈیرہ اسماعیل خان میں دودھ اکٹھا اور ٹھنڈا کر کے فروخت کرنے کا منصوبہ بھی شروع کیا۔ نئے مالی سال 08-2007 میں زراعت کے 36 منصوبوں کیلئے 322 ملین روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ نجی شعبے کی امداد سے دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانے کے عمل کو مزید وسعت دیجائیگی۔ علاوہ ازیں 8000 نمائشی پلاٹ قائم کئے جائینگے، 300 کسانوں اور عملے کو زرعی ٹیکنالوجی کی تربیت دیجائیگی، 2000 زرعی پانی استعمال کرنے والی انجمنیں قائم کی جائیگی، 2000 پانی کی کھالوں کو پختہ کیا جائیگا، 10 لاکھ چائے کے پودے تیار کئے جائینگے، 2000 کلو گرام سبزیاں اور پھلوں کے بیج تیار کئے جائین، 2 لاکھ 50 ہزار جانوروں کی مصنوعی نسل کشی کی جائیگی، 12 دودھ اکٹھا کرنے کے سنٹر قائم کئے جائینگے۔

جناب سپیکر! صوبہ سرحد دیگر صوبوں کے مقابلے میں صنعتی لحاظ سے کم ترقی یافتہ ہے۔ اسلئے موجودہ حکومت کی یہ کوشش رہی ہے کہ اقتصادی ترقی کیلئے موافقانہ ماحول پیدا کیا جائے اور نئی صنعتی بستیوں کے قیام، فنی تعلیم کے فروغ اور ترویج، سرمایہ کاری کیلئے سازگار ماحول اور پرائیویٹ سیکٹر کی معاونت سے معاشی اور صنعتی ترقی کو تیز تر کیا جائے۔ رواں سال میں اس شعبے میں 53 منصوبوں کیلئے 405 ملین روپے مختص کئے گئے جس سے صوبہ بھر میں 18780 طلباء وطالبات کو فنی شعبوں میں تعلیم و تربیت دی گئی، 54 کارخانے قائم گئے، 3965 ملین روپے کی سرمایہ کاری کی گئی، 11147 افراد کو روزگار کے مواقع فراہم کئے گئے۔ نئے مالی سال 08-2007 میں صنعتی شعبے کے 42 منصوبوں کیلئے 538 ملین روپے مختص کئے جا رہے ہیں جس کے تحت پشاور میں صنعتی بستی کی توسیع کے دوسرے مرحلے کا آغاز ہوگا جبکہ ضلع چارسدہ میں چھوٹی صنعتوں کی بستی کا کام مکمل کیا جائیگا۔ اس طرح ضلع مردان میں سنگ مرمر کی مصنوعات کے تربیتی مرکز کے علاوہ کوہاٹ و چارسدہ کے اضلاع میں خواتین کیلئے دستکاری اور سلے سلائے ملبوسات کے مراکز پر کام کا آغاز ہوگا۔ فنی تعلیم کے شعبہ میں مختلف اضلاع میں ووکیشنل سنٹرز اور موجودہ پولی ٹیکنک اداروں کا درجہ کالج آف ٹیکنالوجی تک بڑھایا جائیگا۔ معدنیات کے شعبے میں معدنیات کی معیاری نقشہ کشی اور معلومات فراہم کرنے کے منصوبوں پر کام کو مزید تقویت دی جائیگی تاکہ معدنیات کی مد میں محصولات میں اضافہ ہو۔ مزید برآں مزدوروں کی فلاح و بہبود اور ان کو محفوظ ماحول فراہم کرنے کے کام کو فوقیت دی جائیگی۔ اس کے علاوہ 19600 طلباء وطالبات کو فنی شعبوں میں تعلیم و تربیت دی جائیگی۔

جناب سپیکر! علاقائی ترقی کے منصوبے نہ صرف مخصوص علاقوں کے مختلف سیکٹروں میں ترقی کے عمل کو تیز کرتے ہیں بلکہ یہ غربت کی تخفیف میں بھی کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔ اس شعبے کے بڑے علاقائی ترقیاتی منصوبہ جات مثلاً ملاکنڈ دیہی ترقیاتی پراجیکٹ، بارانی ایریا ترقیاتی پراجیکٹ، دیر ایریا سپورٹ پراجیکٹ، کالا ڈھاکہ علاقائی ترقیاتی پراجیکٹ، واڑی پیکیج ضلع دیر، کوہستان علاقائی ترقیاتی منصوبہ، کمیونٹی انفراسٹرکچر پراجیکٹ، شہری ترقی کا پراجیکٹ اور آب رسانی ونکاسی کا پراجیکٹ تقریباً 18 اضلاع کی ترقی و خوشحالی میں فعال کردار ادا کر رہے ہیں۔ رواں مالی سال میں اس شعبہ کے 38 منصوبوں کیلئے 2.15 بلین روپے مختص کئے گئے اور مجموعی طور پر صوبے کے بیشتر اضلاع میں جو

اہداف حاصل کئے گئے، ان میں 60 کلومیٹر صوبائی شاہرات مکمل کی گئیں، 370 کلومیٹر دیہی شاہرات مکمل کی گئیں، 358 کلومیٹر کچی سڑکیں بنائی گئیں، 47 چھوٹے پن بجلی گھروں کی تعمیر کا آغاز ہوا۔ 609 حفاظتی پشتوں و آبی ذخائر کے منصوبوں پر کام تکمیل کو پہنچا، 3471 زرعی نمائشی پلاٹ لگائے گئے، 160 آبپاشی کے منصوبے مکمل کئے گئے، 333 آبنوشی کے منصوبے شروع کئے گئے۔ 2100 دیہی تنظیمیں بنائی گئیں، 2268 اچھی نسل کے جانور تقسیم کئے گئے، 21950 ایکڑ رقبہ پر شجرکاری کی گئی، 927 ہینڈ پمپ لگائے گئے، صوبے کے بیس شہروں کے سٹرکچرل پلان بنائے گئے، صوبے کے تمام شہروں کے بنیادی نقشہ جات تیار کئے گئے۔ اگلے مالی سال 08-2007 میں اس شعبے کے 35 منصوبوں کیلئے 3.01 بلین روپے مختص کئے گئے جس سے یہ اہداف حاصل کئے جائیں گے:۔

1) 70 کلومیٹر صوبائی شاہرات مکمل کی جائیں گی۔
2) 380 کلومیٹر دیہی شاہرات کی تکمیل ہوگی۔
3) 358 کلومیٹر کچی سڑکیں بنائی جائیں گی۔
4) 50 چھوٹے پن بجلی گھروں کے منصوبے شروع کئے جائیں گے۔
5) 700 حفاظتی پشتوں اور آبی ذخائر کے منصوبوں پر کام کا آغاز کیا جائے گا۔
6) 4000 زرعی نمائشی پلاٹ لگائے جائیں گے۔
7) 250 آبپاشی کے منصوبے مکمل کئے جائیں گے۔
8) 450 آبنوشی کے منصوبے شروع کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! سیاحت، کھیل، ثقافت و آثار قدیمہ کے شعبے میں رواں مالی سال میں 53 منصوبوں کیلئے 102 ملین روپے مختص کئے گئے تاکہ صوبہ سرحد کا ثقافتی ورثہ، محل وقوع، علاقائی خوبصورتی اور گندھارا تہذیب کے تاریخی خدوحال سیاحوں کیلئے پر کشش بنائے جاسکیں۔ سیاحت کے شعبے کو نجی شعبے کے تعاون سے مزید فروغ دیا جائے گا تاکہ صوبے کے سیاحتی اثاثہ جات کو ہر ممکن ترویج و ترقی دی جاسکے۔ علاوہ ازیں موجودہ عجائب گھروں کی بحالی اور نئے عجائب گھروں کی تعمیر کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ نوجوان نسل کی صلاحیتوں کے بہتر استعمال کیلئے کھیلوں کی سہولیات کی فراہمی اور خصوصاً دیہی علاقوں میں ان کی بہتری کے عمل کو جاری رکھا جائے گا اور اس سلسلے میں مختلف علاقوں

میں کھیلوں کے میدان اور سٹیڈیم تعمیر کئے جائیں گے۔ نئے مالی سال 08-2007 میں اس شعبے کے 46 منصوبوں کیلئے 255.52 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! اقلیتی امور کیلئے رواں مالی سال میں 6 منصوبوں پر 25 ملین روپے خرچ کئے جائیں گے جن سے ان کے مقدس مذہبی مقامات مثلاً مندر، گردوارے اور گرجا گھروں کی بحالی اور مرمت ہوگی۔ نئے مالی سال میں وادی کیلاش کیلئے ایک خصوصی پیکج شامل کیا گیا ہے جس میں علاقے کی ترقی کے ساتھ ساتھ انہیں ہر قسم کی سہولیات بہم پہنچائی جائیں گی تاکہ وہ ملکی ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ نئے مالی سال 08-2007 میں اس شعبے کے 8 منصوبوں کیلئے 29.76 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! رواں مالی سال میں شہری ترقی کے 9 منصوبوں کیلئے 102 ملین روپے مختص کئے گئے جبکہ نئے مالی سال میں بھی شہری ترقی کے شعبہ میں متعدد منصوبوں پر کام جاری رہے گا۔ پشاور شہر کی ٹریفک کے مسائل کو حل کرنے کے لئے سڑکوں کی کشادگی کے کئی منصوبے اس سال شروع کئے جائیں گے جن میں جی ٹی روڈ، جمرود روڈ، صدر روڈ اور رحمان بابا روڈ کا تیسرا مرحلہ شامل ہے۔ اس کے علاوہ حیات آباد کمپلیکس، تتی بائی پاس کے منصوبہ جات پر کام کا آغاز ہوگا۔ نئے مالی سال 08-2007 میں اس شعبے کے 10 منصوبوں کیلئے 160.5 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! رواں مالی سال میں تعمیرات و مکانات کے شعبے کے 63 منصوبوں کیلئے 301 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جن کو اس نئے مالی سال میں پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے گا۔ اس شعبے کے اہم منصوبوں میں سرکاری عمارات کی تکمیل و بحالی، پولیس سٹیشنوں و چوکیوں کی تعمیر، مختلف اضلاع میں جیلوں، محافظ خانوں و پٹوار خانوں کی تعمیر، سرکاری ملازمین کیلئے رہائشگاہوں کی تعمیر شامل ہے۔ اس کے علاوہ مجوزہ رہائشی منصوبوں کی ترقی کیلئے ضروری انفراسٹرکچر فراہم کیا جائے گا۔ اس شعبے کی 63 منصوبوں کیلئے نئے مالی سال 08-2007 میں 704.42 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! پینے کا صاف پانی زندگی کی اہم اور بنیادی ضرورت ہے۔ اسی طرح سے حفظان صحت کیلئے صفائی و ستھرائی کی اہمیت بھی قابل فہم ہے۔ ان اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت

نے فراہمی ونکاسی آب کے شعبے کی ترقی کو خصوصی اہمیت دے رہی ہے اوراس امر کی کوشش کی جارہی ہے کہ صوبے کے طول وعرض میں ایسے منصوبہ جات کا جال بچھایا جائے جن کے ذریعے سے عوام کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے علاوہ گندے پانی کی نکاسی کا ضروری انتظام کیا جاسکے۔ نئے مال سال 2007-08 میں اس شعبے کے 61 منصوبوں کیلئے 910.31 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! صوبہ سرحد میں پانی سے بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت بہت زیادہ ہے اور ماضی قریب میں پن بجلی کے شعبہ میں کئی بڑے، درمیانے اور چھوٹے منصوبوں کی نشاندہی کی گئی ہے جن کی تکمیل سے صوبے وملک میں ترقی کی رفتار تیز تر کی جاسکتی ہے۔ صوبائی حکومت نے خود انحصاری اور معاشی استحکام حاصل کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے اور اس ضمن میں نجی شعبے کی مدد سے سرمایہ کاری کو فروغ دینے کی کوشش کر رہی ہے تاکہ صوبائی پاوٗر پالیسی کے تحت صوبہ میں چھوٹے پن بجلی گھر بنائے جا سکیں اور ان کی توانائی کو صنعتی ترقی کیلئے استعمال میں لایا جاسکے۔ علاوہ ازیں ایشیائی ترقیاتی بینک کے مالی تعاون سے درال خوڑ، رونالیہ اور مچھئی پن بجلی گھروں کی تعمیر کی تجاویز تیار ہونے کے بعد ان پر عملدرآمد شروع کیا جائیگا۔ نئے مالی سال 2007-08 میں اس شعبے کے 8 منصوبوں کیلئے 392 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! جنگلات ہمارے صوبے کا اہم اور قیمتی اثاثہ ہیں اور صوبے کی آمدنی کا ایک معقول ذریعہ بھی ہیں، اسلئے قدرتی دولت کو تحفظ اور مزید ترقی دینے کیلئے اس نئے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے 2007-08 میں ایسے منصوبے شامل کئے گئے ہیں جن سے اس شعبے میں پائیدار ترقی کو تقویت ملے گی۔ اس شعبے کے 68 منصوبوں کیلئے کل 292 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! صوبائی حکومت کے ادارہ تحفظ ماحولیات بنیادی طور پر ایک رہنمائی اور مشاورتی کردار کا حامل ادارہ ہے۔ اس ادارہ نے آگاہی، تعلیمی، تربیتی اور رہنمائی والے کردار کے علاوہ عام لوگوں کو ترغیب دینے کیلئے بعض شعبوں میں تجرباتی سرگرمیاں بھی شروع کی ہیں جن میں صوبہ سرحد میں پتھر اور سنگ مرمر کے کارخانوں سے ماحولیاتی وآبی آلودگی پر قابو پانے کا نظام سائنسی بنیاد پر کوڑا کرکٹ اکھٹا کرنے اور ٹھکانے لگانے کے پروگرام شامل ہیں۔ اس سال محکمہ ماحولیات اپنے جاری

کاموں کو مزید آگے بڑھائے گا۔ اس شعبے کے 7 منصوبوں کیلئے 23.58 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! سائنسی ترقی نے علم اور کمپیوٹر کے ذریعے معلومات کے اشتراک کو ترویج دی ہے۔ اسی لئے ایم ایم اے کی صوبائی حکومت نے محکموں کے عوامل کو بہتر سے بہتر، شفاف اور موثر بنانے کی غرض سے کمپیوٹرائزیشن کے عمل کو فروغ دیا ہے۔ رواں مالی سال میں محکمہ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے 17 منصوبوں کیلئے 75 ملین روپے مختص کئے گئے جن میں زیادہ تر منصوبوں پر اگلے ترقیاتی سال میں بھی کام جاری رہے گا۔ نئے مالی سال میں سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے شعبے میں کل 18 منصوبوں کیلئے 100 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! معاشی و معاشرتی خوشحالی کی اہم ترین ضرورت پورا کرنے کیلئے تعمیر سرحد پروگرام کے تحت ممبران صوبائی اسمبلی اپنے متعلقہ حلقوں میں ترقی اور عوامی فلاح و بہبود کے منصوبوں پر عملدرآمد کراتے ہیں۔ اس پروگرام کیلئے 1.24 بلین روپے کی رقم مختص کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر! صوبائی حکومت رواں مالی سال میں ضلعی حکومتوں کو پی ایف سی فارمولے کے تحت 963.39 ملین روپے ترقیاتی پروگرام کیلئے فراہم کررہی ہے۔ ان فنڈز میں ضلعی حکومتوں کو براہ راست 606.93 ملین روپے اور تحصیل و میونسپل کونسلوں کو 260 ملین روپے دیئے گئے۔ علاوہ ازیں اضافی ضروریات گرانٹ کی مد میں ضلعوں کیلئے 96.34 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ نئے مالی سال برائے 08-2007 میں ضلعی حکومتوں کو پی ایف سی فارمولے کے تحت 1.204 بلین روپے ترقیاتی پروگراموں کیلئے دیئے جارہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کا اور آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے بڑے آرام اور سکون سے سنا۔

چند ریلیف اقدامات ہیں جی، جن کا میں ذکر کرونگا۔ اس میں یہ ہے کہ بیواؤں کی مجبوریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے بیواؤں کو اربن پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ (تالیاں)

جائیداد کی خرید وفروخت اور رجسٹریشن کیلئے ڈی آر او کی جانب سے لینڈ ویلیویشن ٹیبل جاری کیا جاتا ہے اور اسے سٹیمپ ڈیوٹی کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ شہری جائیداد کی خرید و فروخت پر سٹامپ ڈیوٹی کی

شرح دوسرے صوبوں کی نسبت زیادہ ہے جبکہ ویلیویشن ٹیبل مارکیٹ سے کم ہے اسلئے حکومت نے اس ڈیوٹی کو 5.5 فیصد سے کم کرکے 4.5 فیصد کر دیا ہے۔ ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن سے حاصل کئے جانے والے قرضوں پر سٹیمپ ڈیوٹی کی شرح 4 فیصد سے کم کرکے 3 فیصد کی گئی۔ گفٹ پر سٹیمپ ڈیوٹی کی شرح کو 3 فیصد سے کم کرکے 2 فیصد کیا گیا۔ پراپرٹی کی منتقلی کی رجسٹری کے موجودہ نظام میں بہتری لائی گئی۔ اس نظام میں بہتری کیلئے رجسٹرار کے دفتر کو ماڈرن مشینری فراہم کی جائیگی، سسٹم کو کمپیوٹرائز کیا جائیگا اور ون ونڈو آپریشن کے ذریعے لوگوں کو سہولیات مہیا کی جائیں گی تاکہ نہ صرف کاروباری طبقہ بلکہ عوام بھی اس سے مستفید ہوں۔ اس سلسلے میں پہلے مرحلے میں سب رجسٹرار پشاور کے دفتر کو ایک ماڈل دفتر بنایا جائیگا جس کیلئے بجٹ میں رقم مختص کر دی گئی ہے۔ اس کے بعد باقاعدہ جائزہ لیکر اس پر جلد کام شروع کیا جائیگا تاکہ ایک دفعہ دستاویزات برائے رجسٹری پیش کرنے بعد کم از کم وقت میں یعنی سات روز سے زیادہ کسی صورت میں بھی نہ ہو، اس پر کارروائی کرکے اصل دستاویزات مالکان کو واپس کر دی جائیں گی۔ اس کام کو سرانجام دینے کیلئے ایک پروفیشنل کنسلٹنسی فرم کی خدمات حاصل کی جائیں گی جو کہ اپنی رپورٹ دو ماہ میں پیش کریگی۔

این ڈبلیو ایف پی ٹیکس ریفارم کمیشن، حکومت صوبہ سرحد نے ٹیکس کے نظام کو مزید بہتر بنانے کیلئے اس کو سہل بنانے، عام آدمی کو اس کی ترغیب دلانے اور اچھی کارکردگی پر حکومت نے ٹیکس ریفارم کمیشن کا اعلان کیا ہے جس کے ممبران میں نمائندے سرحد چیمبر آف کامرس سے دو ممبران، چیمبر آف کامرس زراعت سے دو ممبران، سیکرٹری محکمہ خزانہ، سینئیر ممبر بورڈ آف ریونیو، سیکرٹری ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، ڈائریکٹر جنرل ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن اور دوسرے ممبران شامل ہونگے۔

جناب سپیکر! آخر میں، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کی اجازت سے 08-2007 کیلئے سالانہ بجٹ کا گوشوارہ اس معزز ایوان میں منظوری کیلئے پیش کرتا ہوں۔

پاکستان زندہ باد، اسلام زندہ باد۔ (تالیاں)

Mr. Speaker: The Annual Budget for the year 2007-08 stands presented. Item No. 6. The honourable Minister for Finance, NWFP, to please introduce in the House the North-West Frontier Province Finance Bill, 2007. Honourable Minister for Finance, NWFP, please.

وزیر خزانہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کے سامنے اگلے مالی سال 08-2007 کا میزانیہ پیش کر چکا ہوں، اب میں موجودہ مالی سال کا ضمنی میزانیہ پیش کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، فنانس بل ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وزیر خزانہ: د فنانس بل د پیش کولو اجازت غواړمہ، مہربانی۔

جناب سپیکر: لږ پیش کړہ کنہ۔

شمال مغربی سرحدی صوبہ فنانس بل 08-2007 کا پیش کیا جانا

وزیر خزانہ: میں آپ کی اجازت سے ایوان میں 08-2007 کیلئے فنانس بل پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The North-West Frontier Province Finance Bill, 2007 stands introduced.

سانس لے لیا آپ نے، تھوڑا سا ریلیف آ گیا۔ پانی پی لیں۔

ضمنی بجٹ برائے سال 07-2006 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 7, the Honourable Minister for Finance, NWFP, to please present before the House the supplementary Budget for the year 2006-07. Honourable. Minister for Finance, NWFP, please.

کاپی ملے گی، ملے گی۔

وزیر خزانہ: *بسم اللہ الرحمن الرحیم* ہ موجودہ مالی سال کا ضمنی میزانیہ پیش کر رہا ہوں جس کی کل مالیت 13.79 بلین روپے بنتی ہے۔ مالی سال 07-2006 کا بجٹ پیش کرتے وقت اخراجات جاریہ کے میزانیہ کا تخمینہ 54.500 بلین روپے لگایا گیا تھا لیکن نظر ثانی شدہ تخمینہ جات میں یہ رقم بڑھ کر 55.173 بلین روپے ہو گئی، اس طرح 673 ملین روپے کا اضافی خرچہ کیا گیا۔ ساتھ ساتھ صوبائی وصولیات کا تخمینہ 5.2 بلین روپے لگایا گیا تھا جبکہ وصولیات کا نظر ثانی شدہ تخمینہ 5.1 بلین روپے لگایا ہے۔ اس طرح بجٹ تخمینہ جات کے مقابلے میں نظر ثانی شدہ تخمینہ جات میں 0.1 بلین روپے کی کمی ہوئی جس کی وجہ موجودہ حکومت کی جانب سے کئی ٹیکسوں یعنی جائیداد ٹیکس اور زرعی

ٹیکس وغیرہ کی معافی ہے جس سے حکومت کو تو خسارہ ہوا مگر عوام کو کافی ریلیف ملا۔ اس تناظر میں اخراجات جاریہ میں کل ضمنی بجٹ 4844.059 ملین روپے کا ہے اور اس میں 673.664 ملین روپے کی رقم اصلی سپلیمنٹری ہے جبکہ بقایا 4170.395 ملین روپے تکنیکی سپلیمنٹری بجٹ ہے جس کی منظوری اس ایوان سے لینا ضروری ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1-	زلزلہ زدگان کیلئے امداد	673.664 ملین روپے
2-	ضلعوں کو تنخواہوں کی مد میں 15% مہنگائی الائونس کیلئے	1741.212 ملین روپے
3-	بینک آف خیبر کو اداشدہ رقم برائے (paid up Capital)	664.445 ملین روپے
4-	ضلعوں کو نان سیلری کی مد میں اداشدہ رقم	100.00 ملین روپے
5-	جنرل ایڈمنسٹریشن کیلئے	173.000 ملین روپے
6-	پولیس	492.000 ملین روپے
7-	سڑکوں کی مرمت و دیکھ بھال کیلئے	430.00 ملین روپے
8-	محکمہ داخلہ	88.719 ملین روپے
9-	صحت	74.779 ملین روپے
10-	بورڈ آف ریونیو	48.455 ملین روپے
11-	متفرق	139.441 ملین روپے
	اسی طرح کل رقم	4170.395 ملین روپے

یہاں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ صوبے میں بڑھتی ہوئی بدامنی اور امن وامان کے مسئلے پر قابو پانے کیلئے پولیس کی نفری میں اضافہ کرنا پڑا اور ان کو مسلح کرنے کیلئے اسلحہ اور موٹر گاڑیاں خریدنی پڑیں۔ اس سال بارش اور برف باری میں اضافے کی وجہ سے انفراسٹرکچر کو کافی نقصان پہنچا جس کی بحالی کیلئے حکومت کو اضافی خرچ کرنا پڑا۔ نیز لینڈ سلائیڈنگ اور گلیشیئر گرنے سے کئی انسانوں جانوں کا ضیاع ہوا جن کی تلافی کیلیے حکومت کو مالی امداد دینا پڑی۔ ضلعی حکومتوں کے اخراجات میں مہنگائی الائونس اور دیگر عوامل کی وجہ سے خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ دوران ملازمت فوت ہونے والے سرکاری ملازمین کے لواحقین کو امدادی رقوم ادا کرنے کیلئے بھی رواں مالی سال کے دوران اضافی خرچہ کرنا پڑا۔

موجودہ مالی سال کے کرنٹ کیپیٹل اخراجات کا تخمینہ 4.22 بلین روپے لگایا تھا جبکہ نظر ثانی شدہ بجٹ میں یہ رقم بڑھ کر 7.52 بلین روپے ہو گئی۔ اس طرح یہ اضافہ 3.3 بلین روپے رہا جس کی وجہ وفاقی حکومت کو قبل از وقت قرضوں کی واپسی کیلئے 2.6 بلین روپے کی ادائیگی، ملازمین کو ایڈوانس رقوم اور قرضہ جات کی فراہمی کیلئے مبلغ 30 ملین روپے کی ادائیگی اور نیم خود مختار اداروں کو 3.3 ملین روپے کی ادئیگی شامل ہے نیز جی پی آئی (GPI) و پنشن فنڈز کی مد میں قرضے کی قبل از وقت واپسی پر 657.47 ملین روپے کا اضافی خرچہ ہوا۔

اب میں ترقیاتی بجٹ کیلئے جو ضمنی بجٹ درکار ہے، اس کی طرف آتا ہوں۔ 2006-07 کا بجٹ پیش کرتے وقت کل ترقیاتی بجٹ کیلئے 18.95 بلین روپے رکھے گئے تھے جن میں 14.957 بلین روپے صوبائی A.D.P کیلئے 3.03 بلین روپے خصوصی منصوبہ جات کیلئے اور ضلعی ترقیاتی پروگرام کیلئے 0.963 بلین روپے رکھے گئے تھے جس کا کل تخمینہ 18.95 بلین روپے بنتا ہے۔ ترقیاتی بجٹ کے کل ضمنی بجٹ کی رقم 5.656 بلین روپے بنتی ہے جس کی تفصیل ایوان میں پیش کی جاتی ہے:

1- وفاقی منصوبوں کیلئے مہیا کی گئی رقم	3.790	بلین روپے
2- صوبائی حکومت کی طرف سے ترقیاتی سکیموں کی تکمیل کیلئے فراہم شدہ رقم	1.866	بلین روپے
کل رقم	5.656	بلین روپے

یہاں یہ عرض کرتا چلوں کہ ضمنی بجٹ میں ترقیاتی منصوبوں کے تحت جو بڑے منصوبے شامل ہیں، ان کی تفصیل کچھ یوں ہے:۔

- مختلف ضلعی ہیڈکوارٹرز میں ہسپتال و کالج اور یونیورسٹیز وغیرہ تعمیر ہو رہی ہیں جن میں خلیفہ گل نواز ہسپتال، خیبر گرل میڈیکل کالج و یونیورسٹی، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی بنوں اور بنوں میڈیکل کالج وغیرہ جیسے منصوبے شامل ہیں۔
- قومی پروگرام برائے کھالوں کی پختگی بابت آبپاشی وفاقی حکومت کے پروگرام کے تحت مکمل ہو رہے ہیں۔

- صوبائی ترقیاتی بجٹ کے تحت جاری بڑے بڑے منصوبوں میں پشاور ہائی کورٹ میں اضافی عدالتی کمروں کی تعمیر، ایم پی ہاسٹل میں اضافی بلاک کی تعمیر، سورے پل پر فلائی اوور اور حطار ہری پور روڈ، ٹیکسلا روڈ اور شرقی ترناب، برگانتھوار وچنغوز ڈیمز جیسے منصوبے بھی شامل ہیں۔

ترقیاتی ضمنی میزانیہ اسلئے پیش کیا جارہاہے کہ مختلف صوبائی منصوبوں کی تکمیل کیلئے اضافی رقم مہیا کی گئی ہے اور سپیشل پروگراموں کیلئے مرکزی حکومت نے فنڈز فراہم کئے تھے یہ رقوم یاتو میزانیہ سے ماورا تھیں یاان کیلئے میزانیہ میں رقوم کم مختص کی گئی تھی۔

میں آپ کی اجازت سے ضمنی بجٹ کا گوشوارہ اس معزز ایوان کی منظوری کیلئے پیش کرتا ہوں جسکی تفصیل مختصراً کچھ یوں ہے:

-1	اخراجات جاریہ	4.84 بلین روپے
-2	کرنٹ کیپیٹل اخراجات	3.29 بلین روپے
-3	ترقیاتی اخراجات	5.66 بلین روپے

اس طرح کل میزانیہ (ضمنی) 13.79 بلین روپے بنتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں آپ اور تمام معزز اراکین صوبائی اسمبلی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میری تقریر کو صبر و تحمل سے سنا۔ و آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔ (تالیاں)

<u>Mr. Speaker</u>: The supplementary budget for the year 2006-07 stands presented.

اجلاس کو منگل کی صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 19 جون 2007 صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی کیا گیا)